حصہ دوم

(مؤلف)

مولانا حبیب اللہ صاحب سلطانپوریؒ

(تسہیل واضافہ)

محمد عمر بن عبد العزیز ڈینڈ رولوی (پالن پوری)

(ناشر)

جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ، بھروچ، گجرات

نام کتاب : اصول فارسی (دوم)

مصنف : مولانا حبیب اللہ صاحب سلطانپوریؒ

تسہیل واضافہ : مولانا محمد عمر بن عبد العزیز ڈینڈ رولوی (پالنپوری)

صفحات : ۸۱

پہلا ایڈیشن : ذی قعدہ ۱۴۲۹ھ

دوسرا ایڈیشن : رجب المرجب ۱۴۳۷ھ

تیسرا ایڈیشن : ذی قعدہ ۱۴۳۹ھ

ناشر : جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ

ملنے کا پتہ

مکتبۃ السعادۃ المرکزیۃ

جامعہ مظہر سعادت

ہانسوٹ، بھروچ، گجرات، پن: ۳۹۳۰۳۰

02646+262193 / 9724053966

9427518210

فہرست

(اصولِ فارسی حصہ دوم)

تقریظ

جامع المنقول والمعقول استاذ الاساتذہ حضرت مفتی عبداللہ صاحب مظاہری دامت برکاتہم
(بانی: جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ، بھروچ، گجرات)

حامدًا وّمصلیًا–أمّا بعد!

فارسی زبان چونکہ ایک بڑے خطۂ عالم کے مسلمانوں کی زبان ہے اور طویل عرصے تک خود ہندوستان کی سرکاری زبان رہی، اس لیے اس دوران علم وشریعت کا ایک بڑا سرمایہ اسی زبان کے واسطہ سے معرضِ وجود میں آیا، اردو زبان کی حلاوت وچاشنی بھی بہت حد تک فارسی کی رہین منت ہے، اس لیے نصاب کے لازمی جزء کی حیثیت سے مدارس میں شروع ہی سے اس زبان کی تدریس ہوتی رہی ہے، اس وقت بعض مدارس اسے نصاب نکالا دے رہے ہیں؛ لیکن بعض نے اعتدال اور توازن سے کام لیتے ہوئے دوسال کے بجائے صرف ایک سال اس کے لیے مختص کر رکھا ہے، بہر حال کسی نہ کسی شکل میں اس وقت بھی فارسی اکثر مدارسِ اسلامیہ کے نصاب کا جزء ہے، اس نصاب میں فارسی نحو وصرف سے واقفیت کے لیے کئی ایک کتابیں داخل درس ہیں، جن میں جناب مولانا حبیب اللہ صاحب سلطان پوریؒ کے رسالہ ''اصولِ فارسی'' کو خصوصی امتیاز اور مقام حاصل ہے۔

اس کتاب میں مؤلفؒ نے صرف بیانِ قواعد پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے؛ بلکہ کثرتِ امثلہ کے ذریعہ اجراء اور تمثیلات کے عنوان سے طلبہ کی فکری صلاحیتوں کو مہمیز کرنے کی بھی کامیاب سعی کی ہے، البتہ کئی مقامات پر تمثیلات کی وضاحت اور بیان

کردہ قواعد کی تنقیح و تسہیل کی ضرورت محسوس کی جارہی تھی، مقام مسرت ہے کہ ہمارے عزیز گرامی قدر جناب مولوی محمد عمر صاحب ڈینڈ رولوی نے -جنہیں اس کتاب اور فارسی زبان وادب کی تدریس کا طویل تجربہ اور طلبہ کی مشکلات کا بخوبی علم ہے-اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے موصوف نے سالِ گذشتہ ''اصولِ فارسی حصہ اوّل'' کو تسہیل واضافہ کے ساتھ پیش کیا تھا، ہمارے جامعہ کے دیگر اساتذۂ کرام نے بھی اس کی نافعیت کو محسوس کیا اور ہم نے اس نسخہ کو داخل نصاب کر کے اس امر کا اطمینان کرلیا ہے کہ یہ طلبہ کے لیے زیادہ نافع ہے، اب مولانا اسی طرز پر ''اصولِ فارسی حصہٴ دوم'' جدید اضافہ کے ساتھ منظرعام پر لارہے ہیں، اُمید ہے کہ اسے بھی تدریسی حلقوں میں بہ نظر استحسان دیکھا جائے گا۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اصل کتاب کی طرح اس تحقیق و تسہیل کو بھی بے انتہا نافع اور مقبول بنائے اور آئندہ موصوف کو اس سے بھی زیادہ وقیع خدمات کی توفیق ارزانی کرے۔آمین۔

ازقلم: (مفتی) عبداللہ مظاہری

(بانی جامعہ مظہر سعادت، ہانسوٹ)

۱۶/ذی قعدہ ۱۴۳۰ھ/ جمعرات

باسمہ تعالیٰ

تقریظ

مشفقی حضرت الاستاذ مولانا احمد صاحب ٹنکاروی دامت برکاتہم

(استاذِ حدیث: دارالعلوم فلاحِ دارین ترکیسر، گجرات)

حامداً ومصلیاً......امابعد!

دُنیا آج محلّہ بن چکی ہے، لہٰذا زبان دانی فن و کمال کے ساتھ ضرورت بھی ہے، منجملہ زبانوں کے ایک بین الاقوامی زبان اُردو کی رعنائی وشوکت میں فارسی کا اہم کردار مسلم ہے، فصیح اُردو کا کما حقہ سمجھنا فارسی کی معرفت کے بغیر مشکل ہے، رومی و شیرازی تو کجا اِقبال و غالب کا سمجھنا بھی دشوار ہے۔ نیز علم وفن کا خصوصاً تصوّف وسلوک کا بڑا سرمایہ بذریعۂ فارسی ہم تک پہنچا ہے، گلستاں، بوستاں، مثنوی جس میں سرفہرست ہے، اسی ضرورت کے پیش نظر مدارس میں آج فارسی کسی نہ کسی شکل میں جزءِ نصاب ہے۔

منجملہ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب سلطان پوری کی ایک کتاب اصولِ فارسی بھی ہے، عزیزم مولانا محمد عمر ڈینڈ رولوی سلّمہٗ نے عرق ریزی سے اصل کتاب کے اِجمال کی تفصیل وتسہیل کی خدمتِ باسعادت انجام دی ہے۔ موصوف ایک جواں سال، جواں عمر فاضل دین ہیں، فارسی اَدب سے اچھی مناسبت ہے، مقامِ مسرّت ہے کہ میدانِ قلم وقرطاس میں قدم رکھے ہیں۔

میں موصوف کو ان کی قلمی کاوِش پر مبارک باد پیش کرتے ہوئے تالیف کی مقبولیت اور زورِ قلم و جودتِ قلم کے لیے دعا گو ہوں اور اِن سطور کے ذریعہ سلسلۃ التالیف اور سلسلۃ الذہب میں شامل ہو کر اَجر وثواب کا متمنی ہوں۔

خادمِ تدریس: احمد ٹنکاروی عفی عنہ

۲۹/ ذوالقعدہ/۱۴۳۰ھ/ بروز بدھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

محترم ومکرم حضرت مولانا محمد علی صاحب بجنوری دامت برکاتہم

(استاذِ نحو وصرف: دارالعلوم دیو بند)

مولانا محمد عمر صاحب ڈینڈ رولوی مدرّس جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ، گجرات کو اللہ رب العالمین نے درس و تدریس کا خصوصاً ''فارسی نحو وصرف'' کے قواعد کی مشق وتمرین کا خصوصی ذوق عطا فرمایا ہے۔عربی مدارس کے طلبۂ فارسی گوناگوں وجوہات کی بنا پر اس زبان کے تعلق سے تہی دامن تو نہیں کم مایہ ضرور ہوتے ہیں، ان کمزوریوں کے اَسباب وعوامل کو سامنے رکھ کر اصولِ فارسی کے مضامین اور ترتیب کی پوری رعایت کرتے ہوئے مولانا نے کچھ چیزوں کا انتخاب فرمایا جو طلبہ کے لیے مفید تر ثابت ہوں گی اور ان شاء اللہ فارسی زبان میں چلی آرہی کمزوریاں دور ہو جائیں گی۔

میں نے اس کتاب کو بچشم خود دیکھا اور پڑھا، اگر اربابِ مدارس اس کتاب کو اپنے فارسی نصاب کا جز بنالیں تو ان شاء اللہ اس کتاب کا فائدہ بچشم خود دیکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ مولانا محمد عمر صاحب ڈینڈ رولوی (پالن پوری) کی محنت کو نافع بنائے اور اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نواز کر اس کتاب کی اِفادیت کو عام اور تام فرمائے۔ آمین۔

(مولانا) محمد علی بجنوری

استاذ: دارالعلوم دیو بند

۲۹/ ذی قعدہ/ ۱۴۳۰ھ/ بروز بدھ

حرفِ چند

حامدًا و مصلّیًا و مسلمًا، أما بعد !

سالِ گذشتہ احقر نے اپنے بزرگوں کے مشورہ سے اصولِ فارسی حصۂ اوّل امثلہ کی تسہیل اور مفید اور مستند اضافوں کے ساتھ پیش کرنے کی سعادت حاصل کی تھی، جسے اللہ تبارک وتعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے خاص مقبولیت عطا فرمائی اور دیگر ماہر اساتذۂ فن نے بہ نظر استحسان دیکھا، کئی مدارس نے جدید نسخے کی نافعیت کو محسوس کرتے ہوئے داخل درس کر دیا، اس طرح دیکھتے ہی دیکھتے پہلا ایڈیشن قریب الختم ہو گیا۔ فللہ الحمد علی ذلك.

اب پہلے حصے کے طرز پر دوسرے حصے کی تسہیل وترتیب جدید پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، پہلے حصے کی اشاعت کے بعد کچھ مفید مشورے بھی موصول ہوئے، انہیں سامنے رکھتے ہوئے اسے مفید تر بنانے کی کوشش کی گئی ہے، اب دوسرا حصہ بھی جدید اضافے اور کام کی اسی نوعیت کے ساتھ جو حصۂ اوّل میں درج ہے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

میں بارگاہِ ایزدی میں سربسجود ہوں اور اپنے تمام محسنین ومعاونین کا شکر گزار ہوں، بالخصوص رئیس جامعہ حضرت الاستاذ مفتی عبداللہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا، کہ آپ کی حوصلہ افزائیوں، ذرّہ نوازیوں اور خصوصی توجہات وعنایت نے اس خدمت کے لیے سدا مہمیز کا کام کیا ہے، دعا ہے کہ اللہ پاک اپنے فضل سے اسے قبول فرمائے اور اس کا نفع عام وتام فرمائے۔

احقر محمد عمر بن عبدالعزیز ڈینڈرولوی (پالن پوری)

خادم: جامعہ مظہر سعادت ہانسوٹ

اقسامِ فارسی زبان

فارسی زبان کی سات قسمیں ہیں:

(۱) پارسی (۲) پَہلوی (۳) دَرِی (۴) ہَرَوی
(۵) سَکزی (۶) زابلی (۷) سُغدی۔

(۱) پارسی: پارس کی طرف منسوب ہے، پارس یہ پارس پسرِ پہلو پسرِ سام پسرِ نوح علیہ السلام کے نام پر ہے، پہلے تمام ایران کو پارسی کہتے تھے، اس علاقہ میں شیراز، ایزد گرمان، بیضاء، استُخُر (دارالسلطنت) فیروز آباد، گازروں وغیرہ آتے ہیں۔

(۲) پَہلوی: شہر پَہلو کی طرف منسوب ہے، اور بعض حضرات کہتے ہیں کہ پَہلو پسرِ سام پسرِ نوح علیہ السلام کی طرف منسوب ہے، جس میں رَے، سِپاہاں، ہَمَدان، نُہاوند اوران کے مضافات میں یہ زبان بولی جاتی ہے۔

(۳) دَرِی: جو پہاڑوں کے دروں اور دیہات میں بولی جاتی ہے، دوسری زبانوں سے مخلوط نہ ہونے کی وجہ سے فصیح تر کہلاتی ہے۔ اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ بہمن (بادشاہ) کے دربار میں مختلف قسم کے لوگ آتے تھے، ان کی مختلف زبانیں ہوتی تھیں، جو ہر ایک کو سمجھ میں نہیں آتی تھیں، اس وقت بہمن کے حکم سے یہ زبان وضع کی گئی تھی، تاکہ بادشاہ کے دربار میں یہی بولی جائے، اس لیے اس زبان کو ''دَرِی'' یعنی درباری زبان کہتے ہیں۔

تنبیہ: یہ تینوں زبانیں متداول اور متعارف ہیں۔

(۴) ہَروی: یہ زبان علاقۂ ہَرات کی طرف منسوب ہے، اس لیے ''ہَروی'' کہلاتی ہے۔

(۵) سَکزی: یہ سَکز کی طرف منسوب ہے، یہ علاقۂ سیستان میں واقع ایک قوم یا شہر کا نام

ہے، اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے سیستان کو سکزستان کہتے ہیں۔

تنبیہ: اسی سیستان میں رُستم کی جائے پیدائش ہے، جس کو (کوہِ رُستم) بھی کہتے ہیں۔

(۶) زابلی: زابل کی طرف منسوب ہے، یہ بھی سیستان کے ایک شہر یا قوم کا نام ہے، اس لیے سیستان کو زابلستان بھی کہتے ہیں۔

(۷) سُغدی: سُغد کی طرف منسوب ہے، اس کے معنیٰ نشیبی زمین کے ہیں، ماوراء النہر میں سمرقند کے پاس ایک شہر ہے جہاں کی آب و ہوا بہت اچھی ہے، اس لیے اس کو بہشتِ دنیا بھی کہتے ہیں، یہ سُغدِ سمرقند سے مشہور ہے۔

تنبیہ: یہ چاروں زبانیں (از ۴ تا ۷) اب متروک ہیں۔

مقدمۂ علم نحو

علم نحو: وہ علم ہے جس سے کلموں کو ملا کر کلام بنانا آجائے۔

علم نحو کا موضوع: کلمہ اور کلام ہے۔

علم نحو کی غرض: انسان کلموں کے صحیح معنیٰ اور صحیح ترکیب پر قادر ہو جائے۔

لفظ معنیٰ دار کی دو قسمیں ہیں: (۱) مفرد (۲) مرکب

مفرد: وہ لفظ ہے جو اکیلا ہو اور ایک معنیٰ پر دلالت کرے، جیسے: عمر، آمد، است۔

مرکب: وہ لفظ ہے جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے مل کر بنے، جیسے: کتابِ حسّان، عفان عالم است۔

مرکب کی دو قسمیں ہیں: (۱) مرکب مفید (۲) مرکب غیر مفید

بابِ اوّل

مرکب غیر مفید

مرکب غیر مفید: وہ مرکب ہے کہ جب کہنے والا بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم نہ ہو۔ جیسے: مسجدِ مدرسہ، مسجدِ خوب، دانش مند، دومن آردِ گندم۔

مرکب غیر مفید کی چار قسمیں ہیں: (۱) اِضافی (۲) توصیفی (۳) امتزاجی (۴) غیر امتزاجی

فصل اوّل مرکب اِضافی

مرکب اِضافی: وہ مرکب ہے جو مضاف اور مضاف الیہ سے مل کر بنے۔ جیسے: کلامِ خدا

مضاف: وہ اسم ہے جس کی کسی دوسرے اسم کی طرف اِضافت کی جائے۔ جیسے: کلامِ خدا میں ''کلام''۔

مضاف الیہ: وہ اسم ہے جس کی طرف کسی اسم کی اِضافت کی جائے۔ جیسے: کلامِ خدا میں ''خدا''۔

علاماتِ اِضافت: کسرہ، ہمزہ، یائے مجہول، کبھی 'را'، 'از' اور 'ب' بھی آتی ہیں۔

علامت کے اعتبار سے اِضافت کی دو قسمیں ہیں: (۱) اِضافت مستوی (۲) اِضافت مقلوبی

اِضافت مستوی: جس میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آئے۔ جیسے: مدرسۂ ما۔

اِضافت مقلوبی: جس میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں بے علامت آئے۔ جیسے: دستخط، شبنم[۱]

---

[۱] **فائدہ: فک اضافت:** علامت اضافت نہ لانے کو کہتے ہیں، اکثر ''سر'' اور ''صاحب'' پر نہیں لاتے، جیسے: سررشتہ، سرپنجہ، سرگروہ، صاحب خانہ، صاحب نظر۔ اور جہاں اہل زبان سے سنا گیا ہو وہاں بھی علامت اضافت نہیں لاتے، جیسے: سیلاب، شمشیر وغیرہ۔

مضاف ومضاف الیہ کے قواعد

(۱) قاعدہ: اگر مضاف کے آخر میں الف، واو اور ہائے مختفی نہ ہوتو اس اسم میں علامت اِضافت کسرہ آتی ہے۔ جیسے: ہجرتِ رسول۔

(۲) قاعدہ: اگر مضاف کے آخر میں ہائے اظہار ہوتو علامت اِضافت کسرہ آتی ہے۔ جیسے: ماہِ رمضان۔

(۳) قاعدہ: اگر مضاف کے آخر میں واوِ موقوف یا واو ساکن ماقبل فتحہ آئے تو علامت اِضافت کسرہ آتی ہے۔ جیسے: سَرْوِ باغ، پرتوِ چراغ۔

(۴) قاعدہ: اگر مضاف کے آخر میں ہائے مختفی ہوتو علامت اِضافت ہمزہ آتی ہے۔ جیسے: روزۂ رمضان۔

(۵) قاعدہ: اگر مضاف کے آخر میں یائے معروف ہوتو علامت اضافت ہمزہ آتی ہے۔ جیسے: بنیٔ زید۔

(۶) قاعدہ: اگر مضاف کے آخر میں الف یا واو ہوتو علامت اِضافت یائے مجہول آتی ہے۔ جیسے: دانائے زمانہ، بوئے گل۔ [۲]

تمثیلاتِ مضاف ومضاف الیہ

(۱) جنگِ بدر۔ غلافِ کعبہ۔ شمشیرِ حسان۔ خرِ عیسیٰ (۲) چاہِ بدر۔ کوہِ صفا۔

---

[۲] فائدہ: جب ضمیر مضاف الیہ ہوتو یائے مجہول کا نہ لانا بھی جائز ہے، اکثر نظم میں ایسا ہوتا ہے، جیسے: ''بویش'' سے ''بوش''، ''پایش'' سے ''پاش''۔

(۳) سَرُ وِ ہند (۴) جامۂ احرام۔ خامۂ عفان۔ نامۂ سلیمان۔ (۵) بنیِٔ خالد۔ مئی مے خانہ۔ (۶) پائے محمد۔ عصائے موسیٰ۔ بوئے عطر۔ روئے مشرک۔ قلم محمود را۔ کلام از خدا۔ سائل بنان۔ گلاب بو۔ نیل دریا۔ شاہ زادہ۔

معنیٰ کے اعتبار سے اِضافت کی دس قسمیں ہیں:

(۱) تملیکی (۲) تخصیصی (۳) توضیحی (۴) بیانی
(۵) تشبیہی (۶) ظرفی (۷) اِبنی (۸) مجازی
(۹) اقترانی (۱۰) مُلابستی۔

(۱) اضافت تملیکی: وہ اِضافت ہے جس میں مضاف مِلک ہو۔ جیسے: خرِ عیسیٰ۔
(۲) اِضافت تخصیصی: جس میں مضاف خاص ہو جائے۔ جیسے: گلِ بوستاں۔
(۳) اِضافت توضیحی: جس میں مضاف واضح ہو جائے۔ جیسے: شہرِ کوفہ۔
(۴) اِضافت بیانی: جس میں مضاف کی اَصلیت بیان ہو۔ جیسے: خاتَمِ طِلاء۔
(۵) اِضافت تشبیہی: جس میں مُشَبَّہ بِہٖ کی اِضافت مُشَبَّہ کی طرف ہو، جیسے: شیشۂ دل۔
(۶) اِضافت ظرفی: جس میں مضاف یا مضاف الیہ ظرف ہو، جیسے: باغِ اَنار، آبِ دریا
(۷) اِضافت اِبنی: جس میں "ابن" (بیٹا) کی اِضافت "اَب" (باپ) کی طرف ہو۔ جیسے: عفانِ عمر۔
(۸) اِضافت مجازی: جس میں مضاف خیالی ہو اور مقصود مضاف الیہ ہو، جیسے: سرِ ہوش
(۹) اِضافت اقترانی: جس میں شمولیت کے معنیٰ پائے جائیں، جیسے: نامۂ عنایت۔
(۱۰) اِضافت ملابستی: جس میں مضاف کو مضاف الیہ سے کچھ مناسبت ہو۔ جیسے: شبِ توبہ۔

تمثیلاتِ اقسامِ اضافت باعتبارِ معنیٰ

(۱) اسپِ سلطان۔ مالِ وزیر (۲) سردارِ لشکر۔ روزِ شکار (۳) دریائے فرات۔ ملکِ مصر (۴) تیغِ فولاد۔ دیوارِ گِل (۵) عنبرِ گیسو۔ گُلِ رُخسار (۶) شرابِ شیشہ۔ بادۂ خُم (۷) محمودِ سبکتگین۔ احمدِ حمید (۸) گوشِ دل۔ پائے فکر (۹) خطِ آزادی طغرائے امتیاز۔ (۱۰) ملکِ احمد۔ شہرِ محمود۔

فصل دوم مرکب توصیفی

مرکب توصیفی: وہ مرکب ہے جو موصوف اور صفت سے مل کر بنے۔ جیسے: کتابِ خوب۔

موصوف: جس کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے۔ جیسے: کتابِ خوب میں ''کتاب''۔

صفت: جس سے کسی کی بھلائی یا برائی بیان کی جائے، جیسے: کتابِ خوب میں ''خوب''۔ [۳]

---

[۳] فائدہ: صفت دو طرح کی ہوتی ہے: (۱) صفت بحالِ موصوف، جیسے: مردِ نیک۔

(۱) صفت بحالِ متعلق موصوف، جیسے: مردِ خوش لباس۔ یہ صفت مقلوبی نہیں ہوتی۔

(۲) **فائدہ**: متقدمین اور بعض متاخرین بجائے کسرہ کے یائے مجہول کا استعمال کرتے تھے، جیسے: کتابے خوب، مگر اب ایسا استعمال متروک ہو چکا ہے۔

(۳) **فائدہ**: یائے توصیفی کا استعمال تین طریقوں سے ہوتا ہے: (۱) ''ے'' موصوف وصفت کے درمیان لاتے ہیں، جیسے: طبعے سلیم، ذہنے مستقیم۔ (۲) صفت پہلے لاکر موصوف کے اخیر میں ''ے'' زیادہ کرتے ہیں، جیسے: بدمردے، خوب کسے۔ (۳) موصوف پہلے اور صفت کو بعد میں لاکر آخر میں ''ے'' زیادہ کرتے ہیں، جیسے: خط زشتے۔ طریق اوّل زیادہ فصیح ہے اور دوسرا تیسرے سے بہتر ہے۔ (۴) فکّ اضافت کی طرح نظم میں اساتذہ نے کہیں موصوف کے کسرہ کو بھی حذف کیا ہے مگر قاعدہ نہیں ہے

علامت کے اعتبار سے صفت کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفت مستوی، (۲) صفت مقلوبی

(۱) صفت مستوی: جس میں موصوف پہلے صفت بعد میں آئے جیسے: قلمِ سیاہ۔

(۲) صفت مقلوبی: جس میں صفت پہلے اور موصوف بعد میں آئے جیسے: سیاہ قلم۔

موصوف، صفت کے قواعد

(۱) قاعدہ: اگر موصوف کے آخر میں الف، واو اور ہائے مختفی نہ ہوتو علامت صفت کسرہ آتی ہے۔ جیسے: گُلِ سُرخ۔

(۲) قاعدہ: اگر موصوف کے آخر میں ہائے اظہار ہوتو علامت صفت کسرہ آتی ہے۔ جیسے: گیاہِ سبز، کوہِ بلند۔

(۳) قاعدہ: اگر موصوف کے آخر میں واوِ موقوف یا واو ساکن ماقبل فتحہ ہوتو علامت صفت کسرہ آتی ہے۔ جیسے: سَرو ِبلند، پرتوِ خوب۔

(۴) قاعدہ: اگر موصوف کے آخر میں ہائے مختفی ہوتو علامت صفت ہمزہ آتی ہے۔ جیسے: پنجۂ سُرخ۔

(۵) قاعدہ: اگر موصوف کے آخر میں یائے معروف ہوتو علامت صفت ہمزہ آتی ہے۔ جیسے: مَئیِ سُرخ۔

(۶) قاعدہ: اگر موصوف کے آخر میں الف یا واو ہوتو علامت صفت یائے مجہول آتی ہے۔ جیسے: دانائے کامل، موئے دراز۔

تمثیلاتِ موصوف وصفت

(۱) آدمِ بد۔ مردِ دلیر۔ قولِ درست (۲) چاہِ عمیق۔ کلاہِ نو (۳) سَروِ بلند۔ (۴) جامۂ سفید۔ خامۂ نو۔ تحفۂ گراں (۵) بنیٔ دراز۔ شیٔ خوب (۶) پائے لنگ۔

سزائے سخت۔ سَبوئے کُہنہ۔ روئے بد۔ جوان مرد۔ سفید کاغذ۔ تر سبزہ۔ بدصورت بوزینہ۔

(۱) فائدہ: ہر وہ مفرد یا مرکب لفظ جس میں معنیٔ وصفی پائے جائیں صفت بن سکتا ہے۔ جیسے: زنِ نیک۔ زنِ خوش گلو۔

(۲) فائدہ: جمع کی صفت واحد ہی آتی ہے۔ جیسے: جوانانِ بدرُو۔

(۳) فائدہ: ایک موصوف کی کئی صفتیں بھی آسکتی ہیں۔ جیسے: اسپِ چابک تیز رفتار وفادار۔ کنیزِ خوبصورت خوب سیرت خوش اَخلاق۔

تمثیلاتِ فائدہ

(۱) پسرِ نیک۔ بچۂ چالاک۔ تمنائے خراب۔ واعظِ شیریں بیاں۔ جوانِ سبزہ آغاز۔ وعظ دل پسند (۲) زنانِ خوش گلو۔ کنیزانِ خوش رُو۔ غلامانِ پاکیزہ خو (۳) خداوندِ بخشندۂ دستگیر۔ کریمِ خطا بخش پوزش پذیر۔ محبوبِ خوش اَدا شیریں رفتار تلخ گفتار۔

فصل سوم مرکب امتزاجی

مرکب امتزاجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو کلمے مل کر ایک ہو جائیں اور ان کے علیحدہ معنیٰ نہ مفہوم ہوں۔ جیسے: سعید احمد۔

مرکب امتزاجی کی پانچ قسمیں ہیں

(۱) مرکب بدو اسم جامد۔ جیسے: علی احمد (علم)

(۲) مرکب بدو فعل۔ جیسے: گفتگو (حاصل مصدر)

(۳) مرکب بہ اسم وفعل ۔جیسے: دل آزار (اسم فاعل)۔ دل پسند (اسم مفعول)۔قدم بوس (حاصل مصدر)۔زرخیز (اسم ظرف)۔گُل گیر (اسم آلہ)۔

(۴) مرکب بہ فعل وحرف ۔جیسے: دانا (اسم فاعل)۔دانش (حاصل مصدر)۔

(۵) مرکب بہ اسم وحرفِ معنوی ۔جیسے: زرگر (فاعلیت)۔آہنیں (نسبت) شاہ وار (لیاقت)۔ آسمان (تشبیہ)۔ سارباں (محافظت)۔ دانش مند (خداوندی)۔ ہم رِکاب (مشارکت)۔باغیچہ (تصغیر)۔غمگین (اتصاف)۔نمک سار (ظرفیت)۔

تمثیلات مرکب امتزاجی

(۱) سکندرنامہ۔سعیداحمد (۲) جستجو۔کِشت کار (۳) دل دار۔بارکش۔دل پذیر۔ دل خواہ۔ دست رَس۔ کارگزار۔ خون ریز۔ آب ریز۔ سربند۔ کف گیر (۴) گویا۔شکیبا۔سوزش۔خوراک (۵) ستم گر۔آہن گر۔سیمیں۔زَریں۔گوش وار۔خروار۔مہمان۔شادمان۔فیل باں۔کوچ باں۔عقل مند۔ہوش مند۔ہمراہ۔ہم راز۔ طاقچہ۔صندوقچہ۔اندوہ گیں۔خشم گیں۔سنگ سار۔شاخ سار۔

فصل چہارم مرکب غیر امتزاجی

مرکب غیر امتزاجی: وہ مرکب غیر مفید ہے جس میں دو کلمے مل کر ایک ہو جائیں اور ان کے علیحدہ معنی اور مفہوم بھی ہوں، جیسے: یک پنجان شیر۔

مرکب غیر امتزاجی کی اٹھارہ قسمیں ہیں

(۱) مرکب عددی: ایسا مرکب ہے جو دو عددوں سے مل کر بنے، جیسے: یازدہ، صدوسی۔

(۲) مرکب تعدادی: ایسا مرکب ہے جو عدد اور معدود سے مل کر بنے، جیسے: دو مرد۔

فائدہ: ''عدد'' گنتی کو اور ''معدود'' گنے ہوئے کو کہتے ہیں، جیسے: ''دو کتاب'' میں ''دو'' عدد ہے اور ''کتاب'' معدود ہے۔ [۴]

(۳) مرکب تمیزی: جو ممیّز اور تمیز سے مل کر بنے، جیسے: چہار من گندم۔

مُمَیَّز: جس کی پوشیدگی اور اِبہام کو دور کیا جائے، جیسے: ''چہار من گندم'' میں ''چہار من''۔

تمیز: پوشیدگی دور کرنے والے کو کہتے ہیں، جیسے: ''چہار من گندم'' میں ''گندم''۔ [۵]

(۴) مرکب اِشاری: جو اسم اشارہ اور مشار الیہ سے مل کر بنے، جیسے: ایں کتاب، آں قلم۔

تمثیلات عددی، تعدادی، تمیزی، اِشاری

(۱) سی و پنج۔ پنجاہ و پنج۔ بست و یک۔ ہشتاد و چہار (۲) چہل سال۔ پنجاہ پول۔ سی و پنج کس۔ ہفتاد و دو مرد (۳) یک جریب زمین۔ دو فنجان چائے۔ دو من آردِ گندم۔ دو مشت خاک بیار۔ یک صد انبہ خریدم (۴) ایں پسر۔ آں دختر۔ آں درخت انبہ۔ ایں قلمِ محمود۔

(۵) مرکب موصولی: جو موصول اور صلہ سے مل کر بنے، جیسے: ''ہر کہ می آید'' میں ''ہر کہ'' اسم موصول ہے اور ''می آید'' صلہ ہے۔

(۶) مرکب بیانی: جو مبین اور بیان سے مل کر بنے، جیسے: صد شکر کہ بیامدی۔

مبین: جس کے متعلق کچھ بتایا جائے، جیسے: ''صد شکر کہ بیامدی'' میں ''صد شکر''۔

---

[۴] **فائدہ:** معدود کبھی مقدم ہوتا ہے، جیسے: برادر دو بودند از یک پدر (دو برادر) اور کبھی محذوف ہوتا ہے، جیسے: اے کہ پنجاہ رفت و تو خوابی (پنجاہ سال)۔

[۵] **فائدہ:** مرکب تمیزی ابہام اور شک دور کرنے کے لیے آتا ہے اور یہ وزن، تعداد، ناپ اور مسافت میں ہوتا ہے، جیسے: یک من شہد، دو گز ریشم، یک چمچہ دوغ، دو فرسنگ راہ۔

بیان: جو بات بطورِ بیان کے بتائی جائے، جیسے ''صد شکر کہ بیامدی'' میں ''بیامدی''۔

فائدہ: مبین اور بیان کے درمیان کاف بیانیہ ہوتا ہے، جیسے: ''صد شکر کہ بیامدی'' میں ''کہ''۔[۶]

(۷) مرکب تفسیری: جو مُفسَّر اور مُفسِّر سے مل کر بنے، جیسے: عفان یعنی برادرِ حسان۔

مُفسَّر: ظاہر کیے ہوئے کو کہتے ہیں، جیسے: ''عفان یعنی برادرِ حسان'' میں ''عفان''۔

مُفسِّر: ظاہر کرنے والے کو کہتے ہیں، جیسے: ''عفان یعنی برادرِ حسان'' میں ''برادرِ حسان''

فائدہ: مُفسَّر اور مُفسِّر کے درمیان ''یعنی'' کو حرفِ تفسیر کہتے ہیں۔

تمثیلات مرکب موصولی، بیانی، تفسیری

(۵) آنکہ خواندہ بود۔ ہر آنکہ نشستہ است۔ کسانیکہ زیں راہ برگشتہ اند۔ آنانکہ خاک را بنظر کیمیا می کنند (۶) تو کہ با دشمناں نظر داری۔ من کہ احمد بن محمودم۔ عفان کہ عالم باعمل است۔ محمود کہ غلامش ایاز است (۷) سلیم یعنی پسرِ کلیم۔ زید بگُذشت یعنی بُمرد۔ باغ می خندد یعنی می شگُفد۔ اَبر می گرید یعنی می بارَد۔

(۸) مرکب بدلی: جو مبدل منہ اور بدل سے مل کر بنے، جیسے: احمد پسرِ حامد آمد۔

مُبْدَل منہ: جس کے بدلے کوئی اسم آئے، جیسے: ''احمد پسرِ حامد آمد'' میں ''احمد''۔

بدل: وہ اسم ہے جو مُبْدَل منہ کے بدلے میں آئے، جیسے: ''احمد پسرِ حامد آمد'' میں ''پسرِ حامد''۔

---

[۶] **فائدہ:** کاف بیانیہ اور صلہ میں فرق یہ ہے کہ موصول کے ترجمہ میں ''جو'' یا ''جس'' ہوگا، اور صلہ میں ایک ضمیر لفظاً یا تقدیراً موصول کی طرف لوٹے گی، اور بیانیہ میں صرف مبین کے متعلق بیان ہوتا ہے۔

بدل کی چار قسمیں ہیں

(۱) بدلِ کل: جو مُبْدَل منہ کا عین ہو، جیسے: احمد برادرِ خالد۔ [۱]

(۲) بدلِ بعض: جو مُبْدَل منہ کا جز ہو، جیسے: الیاس دستش قوی است۔

(۳) بدلِ اشتمال: جو مُبْدَل منہ کے متعلق ہو، جیسے: الیاس جامہ اش کہنہ است۔

(۴) بدلِ غلط: جو غلط مُبْدَل منہ کے بعد آئے، جیسے: حسان رانے نے عفان رادیدم۔

(۹) مرکب عطفِ بیانی: جو معطوف مبین اور عطف بیان سے مل کر مرکب ہو، جیسے: چنیں گفت سالارِ عادل عمر۔

معطوفِ مبین: اسم مبہم (پوشیدہ نام) کو کہتے ہیں، جیسے: ''چنیں گفت سالارِ عادل عمرؓ'' میں ''سالارِ عادل''۔

عطفِ بیان: اسم معروف (مشہور) کو کہتے ہیں، جیسے: ''چنیں گفت سالارِ عادل عمرؓ'' میں ''عمرؓ''۔

فائدہ: بدل اور عطفِ بیان میں فرق یہ ہے کہ مبدل منہ بدل کے لیے بطورِ توطیہ وتمہید ہوتا ہے، مقصود بدل ہی ہوتا ہے، اور عطفِ بیان معطوفِ مبین کو واضح کر دیتا ہے اور دونوں مقصود ہوتے ہیں۔

---

[۱] فائدہ: بدل کل نظم ونثر دونوں میں ہوتا ہے، بدل بعض و بدل اشتمال یہ دونوں نظم میں آتے ہیں، نثر میں نہیں آتے، بدلِ غلط نہ نظم میں مستعمل ہے نہ نثر میں، ہاں، بول چال میں مستعمل ہے۔

تمثیلات مرکب بدلی وعطف بیانی

(۸) خالد پدرِ طارق آمد، ہاشم دوستِ قاسم رفت، مسافر خلیل کجا است؟
باشندۂ عرب عفان می آید، حمید پایش بلغزید، علی پنجہ اش آہنی است، کلیم کلامش خوب
است، وسیم خطش پاکیزہ است، احمد نے نے محمود را خوانم، قلمم بشکست نے نے دواتم
(۹) لسان الغیب حافظ شیرازی، مصلح اعظم سعدیؔ شیرازی، صاحب قرآں شاہ جہاں،
شہنشاہِ عالم گیر۔

(۱۰) مرکب عطفی: جو معطوف علیہ اور معطوف سے مل کر بنے، جیسے: حسان وعفان
آمدند۔

معطوف علیہ: جو حرفِ عطف سے پہلے آئے، جیسے: 'حسان و عفان آمدند'' میں
''حسان''۔ [۸]

معطوف: جو حرفِ عطف کے بعد آئے، جیسے: ''حسان وعفان آمدند'' میں ''عفان''۔

فائدہ: معطوف علیہ اور معطوف کے درمیان ''واؤ'' حرفِ عطف کہلاتا ہے۔

(۱۱) مرکب تاکیدی: جو تاکید اور مؤکد سے مل کر بنے، جیسے: ہمہ کس۔

تاکید: مضبوط کرنے کو کہتے ہیں، جیسے: ''ہمہ کس'' میں ''ہمہ''۔

مؤکد: مضبوط کیے ہوئے کو کہتے ہیں، جیسے: ''ہمہ کس'' میں ''کس''۔

---

[۸] **فائدہ:** معطوف علیہ کبھی اسم ہوتا ہے، جیسے: احمد ومحمود آمدند۔ کبھی فعل ہوتا ہے، جیسے: احمد آمد ورفت۔ اور کبھی جملہ ہوتا ہے، جیسے: احمد آمد ومحمود رفت۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں

(۱) تاکید لفظی (۲) تاکید معنوی

(۱) تاکید لفظی: جو لفظوں کی تکرار سے ہو، جیسے: حسان مرد است مرد۔

(۲) تاکید معنوی: جو حرفِ تاکید سے ہو، جیسے: جملہ مردماں آمدند۔ [۹]

(۱۲) مرکب حالی: جو حال اور ذوالحال سے مل کر بنے، جیسے: حسان دواں آمد۔

ذوالحال: وہ فاعل یا مفعولِ بہ جس کی حالت بیان کی جائے، جیسے: ''عفان دواں می آمد'' میں ''عفان''۔ ''حسان عفان را گریاں می زد'' میں ''حسان''۔

حال: وہ اسم یا جملہ ہے جو فاعل یا مفعولِ بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے، جیسے: ''عفان دواں می آمد'' میں ''دواں''۔ [۱۰]

تمثیلات مرکب عطفی، تاکیدی، حالی

(۱۰) الیاس و رضوان آمدند۔ سلیم و کلیم رفتند۔ ساجد و ماجد می روند۔ نہد لعل و فیروزہ در صلب سنگ۔ خرابی و بدنامی آید ز جور (۱۱) زید زن است زن۔ احمد کامل بود کامل۔ یارب! ہمہ خلق را بمقصود برساں۔ احمد بسیار نیک است (۱۲) شاہد خنداں می آید۔ محمود خراماں می رفت۔ عمر بکر را گریاں می زد۔ کلیم سلیم را کشاں کشاں می آرد۔

(۱۳) مرکب تشبیہی: جو مشبہ اور مشبہ بہ سے مل کر بنے، جیسے: حسان در دلاوری چوں شیر است۔

---

[۹] فائدہ: تاکید معنوی الفاظِ مخصوصہ سے ہوتی ہے، مثلاً: بعینہٖ، بنفسہٖ، ہمہ، زینہار، البتہ، ہرگز، جیسے: ہرگز بمنزل نخواہد رسید۔

[۱۰] فائدہ: جب جملہ حال ہوتا ہے تو اس میں واوِ حالیہ ہوتا ہے اور ایک ضمیر جو ذوالحال کی طرف لوٹتی ہے ضروری ہے، جیسے: می گفت و فرمادہش می فروخت (وہ کہہ رہا تھا دراں حالیکہ بادشاہ اس کو بیچ رہا تھا)۔

مشبہ: جس کو تشبیہ دیں، جیسے: ''حسان در دلاوری چوں شیر است'' میں ''حسان''۔
مشبہ بہ: جس سے تشبیہ دیں، جیسے: ''حسان در دلاوری چوں شیر است'' میں ''شیر''۔
حرفِ تشبیہ: جس کے ذریعہ تشبیہ دیں، جیسے: ''حسان در دلاوری چوں شیر است'' میں ''چوں''۔
وجہِ شبہ: جس چیز میں تشبیہ دیں، جیسے: ''حسان در دلاوری چوں شیر است'' میں ''در دلاوری''۔
فائدہ: مرکب تشبیہی میں ان چاروں کا ہونا ضروری ہے۔
(۱۴) مرکب استثنائی: جو مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ سے مل کر مرکب ہو، جیسے: قوم آمد مگر زید۔
مستثنیٰ منہ: جس جماعت سے نکالیں، جیسے: ''قوم آمد مگر زید'' میں ''قوم''۔ [۱۱]
مستثنیٰ: جس کو نکالیں، جیسے: ''قوم آمد مگر زید'' میں ''زید''۔ [۱۲]
حرفِ استثنا: جس کے ذریعہ نکالیں، جیسے: ''قوم آمد مگر زید'' میں ''مگر''۔

مستثنیٰ کی دو قسمیں ہیں

(۱) مستثنیٰ متصل (۲) مستثنیٰ منقطع

(۱) مستثنیٰ متصل: جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ ایک ہی جنس سے ہوں، جیسے: مردماں آمدند مگر عفان۔
(۲) مستثنیٰ منقطع: جس میں مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ دو جنس سے ہوں، جیسے: نان خوردم مگر آب۔

---

[۱۱] فائدہ: مستثنیٰ منہ کبھی مذکور ہوتا ہے، کبھی محذوف، جیسے: حیف باشد کہ جز نکو گوید۔
[۱۲] فائدہ: کبھی مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے مقدم ہوتا ہے، جیسے: جز شما ہمہ بودند۔

تمثیلات مرکب تشبیہی و استثنائی

(۱۳) عفان ہمچوں گل شگفتہ می آید۔ حسان در طاقت چوں رستم است۔ عفان مثل اِسفَنْد یار روئیں تن است۔ زلفش چوں سُنبُل پیچ دارد۔ (۱۴) ہمہ خفتند مگر من نخفتم۔ ہمہ خوردند مگر احمد کہ روزہ داشت۔ بجز آب ہیچ نہ نوشیدم۔ غذاہا خوردم مگر دوائے نے۔ سوائے خرماہا دمہا و کشمشہا یافتم۔

(۱۵) مرکب تصغیری: جو اسم مصغر اور حرفِ تصغیر سے مل کر مرکب ہو، جیسے: طفلک۔

(۱۶) مرکب تنکیری: جو اسم منکّر نکرہ اور حرفِ تنکیر سے مرکب ہو، جیسے: ''بادشاہے'' کوئی بادشاہ۔

(۱۷) مرکب تعریفی: جو اسم مُعَرَّف (معرفہ) اور حرفِ تعریف سے مل کر مرکب ہو، جیسے: ''فلاں کس'' فلاں شخص۔

(۱۸) مرکب جاری: جو جار و مجرور سے مل کر مرکب ہو، جیسے: در مدرسہ۔

فائدہ: جار مجرور جملۂ فعلیہ میں فعل کے اور جملۂ اسمیہ میں شبہ فعل کے متعلق ہوتے ہیں۔

تمثیلات مرکب تصغیری، تنکیری، تعریفی، جاری

(۱۵) مَردَک آمدہ بود۔ دخترک کجا رفت؟ مامک دیرینہ روز می آید۔ خواہرک می رَود (۱۶) مردے می نماید۔ دُزدے باشد۔ باکے ندارد۔ عیبے نیست، (۱۷) فلاں مرد است۔ ہماں کس است۔ ہمیں معلوم می شود۔ بلے فلاں کس ہمیں است (۱۸) روشنی از چشمِ نابینا مجوئے۔ در مدرسہ کہ رفت۔ بعہدِ تو می بینم آرامِ خلق۔ عفان در خانہ نیست۔ مُلّا در مسجد باشد۔

امتحان

مرکب کی کتنی قسمیں ہیں؟ مرکب غیر مفید کسے کہتے ہیں؟ اور اس کی کتنی قسمیں ہیں؟ مرکب اضافی کی علامت اور معنیٰ کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟ مرکب توصیفی کسے کہتے ہیں؟ مرکب امتزاجی کی کتنی قسمیں ہیں؟ مع تعریف و امثلہ بیان کرو، مرکب تعدادی و عددی میں کیا فرق ہے؟ ہر ایک کی تعریف کرو، مرکب تمیزی، اشاری اور تفسیری کی تعریف کرو، مرکب موصولی اور بیانی میں کیا فرق ہے؟ مرکب بدلی اور عطف بیانی میں کیا فرق ہے؟ مرکب تاکیدی و استثنائی کی کتنی قسمیں ہیں اور کیا کیا ہیں؟ جار مجرور کس کے متعلق ہوتے ہیں؟

مندرجۂ ذیل مثالوں میں مرکب اِضافی و توصیفی کی تعیین کرو۔

روشن چراغ۔ گلزارِ جناں۔ زنجیرِ زُلف۔ ماہِ تاباں۔ رُخسارِ جاناں۔ غلامِ پسرِ عفان۔ عفانِ عمر۔ عاشق دل گیر۔ محبوبِ دلجوئے رعنا۔ نقوشِ روشن۔ کتابِ خوش خط۔ حدیثِ رسولِ خدا۔ کلامِ خدا۔

بابِ دوم مرکب مفید

مرکب مفید: جب بات کہنے والا کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو کوئی خبر یا طلب معلوم ہو، جیسے: عفان عالم است، اصولِ فارسی بخواں۔

فائدہ: مرکب مفید کو کلامِ تام اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

جملہ میں تین چیزیں یعنی مسند الیہ، مسند اور اِسناد کا ہونا ضروری ہے۔

مسند الیہ، محکوم علیہ: جس کی طرف کسی چیز کی اِسناد کی جائے، جیسے: ''عفان عالم است و عفان رفت'' میں ''عفان''۔

فائدہ: مسند الیہ صرف اسم ہوتا ہے۔

مسند، محکوم بہ: جس کی اِسناد کسی کی طرف کی جائے، جیسے: ''عفان عالم است و عفان رفت'' میں ''عالم'' و ''رفت''۔

فائدہ: مسند اسم و فعل دونوں ہوتا ہے۔

اِسناد: اس نسبت اور تعلق کو کہتے ہیں جو مسند الیہ اور مسند کے درمیان ہوتا ہے۔

فائدہ: حرف نہ مسند الیہ بن سکتا ہے، نہ مسند۔

اقسامِ جملہ

جملہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ انشائیہ (۲) جملہ خبریہ

فصل اول جملہ انشائیہ

(۱) جملہ انشائیہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: کتاب بیار۔ [۱۳]

جملہ انشائیہ کی دس قسمیں ہیں

(۱) فعل امر (۲) فعل نہی (۳) استفہام (۴) تمنی (۵) ترجی (۶) عقود (۷) ندا (۸) عرض (۹) قسم (۱۰) تعجب۔

---

[۱۳] **فائدہ:** جملہ انشائیہ میں کسی چیز کے حصول اور عدمِ حصول، اقرار و عدمِ اقرار کو طلب کیا جاتا ہے، اس لیے سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں رہتا۔

(۱) فعل امر: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: بخواں، تو پڑھ۔

(۲) فعل نہی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی کام کے نہ کرنے کو طلب کیا جائے، جیسے: مخواں، تو مت پڑھ۔

(۳) استفہام: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی نامعلوم شئ کی معرفت کو طلب کیا جائے، جیسے: چہ می کنی؟ تو کیا کرتا ہے؟ [۱۴]

(۴) تمنی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی محبوب شئ کے حصول کو طلب کیا جائے، جیسے: کاش! عالم شدے، کاش وہ عالم ہوتا۔

(۵) ترجّی: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ کسی ممکن شئ کے حصول کی اُمید کی جائے، جیسے: اُمید است کہ زید غائب خواہد باشد، اُمید ہے کہ زید غائب ہوگا۔

(۶) عقود: وہ جملہ انشائیہ ہے جو کسی معاملہ کو ثابت کرنے کے لیے بولا جائے، جیسے: بہ سہ می خرم و بہ پنج می فروشم، تین میں خریدتا ہوں اور پانچ میں بیچتا ہوں۔

(۷) ندا: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ ندا کے ذریعہ کسی کو آواز دے کر اپنی طرف متوجہ کیا جائے، جیسے: یا اللہ! اے اللہ!۔

---

[۱۴] فائدہ: (۱) ''چہ'' استفہامیہ جب ایک جملہ میں مکرر آتا ہے تو ''برابر'' کے معنیٰ ہوتے ہیں، جیسے: چہ دشمن بریں خوانِ عام چہ دوست (اس عام دستر خوان پر دوست و دشمن دونوں برابر ہیں)۔

(۲) آدمی کے لیے ''کہ، کیست، کدام''، چیزوں کے لیے ''چہ، چست''، جگہ (مکان) کے لیے ''کجا''، وقت (زمان) کے لیے ''کَے''، کیفیت حال کے لیے ''چوں، چگونہ'' سبب کے لیے ''چوں، چرا'' اور عدد کے لیے ''چند'' استعمال ہوتا ہے۔

(۸) عرض: وہ جملہ انشائیہ ہے جس کے ذریعہ مخاطب سے نرمی کے ساتھ کسی کام کو طلب کیا جائے، جیسے: مطالعہ چرا نہ کنی کہ سبق آسان شود، تو مطالعہ کیوں نہیں کرتا تا کہ سبق آسان ہو جائے۔

(۹) قسم: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں حرفِ قسم کے ذریعہ اپنی بات کو پختہ کیا جائے، جیسے: بخدا زید را خواہم زد، خدا کی قسم میں زید کو ماروں گا۔

(۱۰) تعجب: وہ جملہ انشائیہ ہے جس میں ایسے جملہ کے ذریعہ حیرت ظاہر کی جائے جو حیرت ظاہر کرنے کے لیے وضع کیا گیا ہو، جیسے: حسان چہ گویا است، حسان کیا ہی اچھا بولنے والا ہے۔

تمثیلات جملہ انشائیہ

(۱) بنویس۔ بیاب۔ (۲) مخند۔ بسیار مخور۔ (۳) چرا نمی خوانی؟ چہ می نویسی؟ (۴) کاج ترا بدیدمے۔ کاش دِلم بدستم بودے۔ (۵) اُمید است کہ امسال بہ عمرہ خواہم رفت۔ اُمید است کہ در مدرسہ داخلہ خواہد شد۔ (۶) قیمتش دہ روپیہ می دہم۔ ایں کتاب چہ قیمت دارد؟ (۷) یا اللہ! چہ کنم؟ اے موسیٰ! در دست تو چیست؟ کریما! کرم کن۔ (۸) در طفلی اَدب بیاموز تا در جوانی معزز باشی۔ کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی۔ (۹) حقا کہ ترا می زنم۔ بخدا رویش نہ بینم۔ (۱۰) سبحان اللہ! حسان ست مردِ دلاور۔ عمر چہ مردے ست۔

فصل دوم جملہ خبریہ

(۲) جملہ خبریہ: وہ جملہ ہے جس کے کہنے والے کو سچا یا جھوٹا کہہ سکیں، جیسے: عفان دانا است، حسان نشستہ است۔

جملہ خبریہ کی دو قسمیں ہیں: (۱) جملہ اسمیہ خبریہ (۲) جملہ فعلیہ خبریہ۔

(۱) جملہ اسمیہ خبریہ: وہ جملہ ہے جو دو اسموں اور حرفِ ربط سے مل کر بنے، جیسے: حسان عاقل است۔

فائدہ: جملہ اسمیہ کے تین جز ہیں، مبتدا، خبر، حرفِ ربط۔

مبتدا: جس اسم کی طرف کسی چیز کی نسبت کی جائے، جیسے: ''حسان عاقل است'' میں ''حسان''۔

(۱) فائدہ: جملہ میں مبتدا پہلے ہوتا ہے، کبھی اس کے خلاف بھی ہوتا ہے اکثر نظم میں، جیسے: تواضع کند ہر کہ ہست آدمی، تواضع کرتا ہے وہ شخص جو کہ آدمی ہے۔

(۲) فائدہ: مبتدا اسم ذات و اسم صفت میں سے ''اسم ذات'' اور مشبہ بہ اور مشبہ میں سے ''مشبہ'' ہوتا ہے، جیسے: ''حسان در دلاوری چوں شیر است'' میں ''حسان''۔

(۳) فائدہ: مبتدا ہمیشہ اسم معرفہ ہوتا ہے، اگر نکرہ ہو تو کسی خصوصیت کے ساتھ، جیسے: مردِ توانا بہتر است از ناتواں، بندۂ مؤمن بہتر است از مشرک۔

(۴) فائدہ: مبتدا بوقتِ جوابِ استفہام محذوف ہوتا ہے، جیسے: عفان کیست؟ پسرِ عمر۔

خبر: جس کی نسبت کسی اسم کی طرف کی جائے، جیسے: ''حسان عاقل است'' میں ''عاقل''۔

(۱) فائدہ: خبر جملہ میں مبتدا کے بعد آئے گی اور کبھی مبتدا پر مقدم بھی ہوتی ہے اکثر نظم میں، جیسے: پرستارِ امرش ہمہ چیز و کس، ہر چیز اور ہر شخص اس کے حکم کے تابع دار ہیں۔

(۲) فائدہ: خبر بوقتِ جوابِ استفہام اور جار مجرور سے قبل محذوف ہوتی ہے، جیسے: عالم کیست؟ عفان، قلم بر کتاب (موجود) است۔

حروفِ رابطہ: اَست، اَند، ای، اید، اَم، ایم۔

(۱) فائدہ: حروفِ رابطہ اکثر خبر کے بعد آتے ہیں اور کبھی محذوف بھی ہو جاتے ہیں، جیسے عفان دانا است، حسان کیست؟ پسرِ عمر۔

(۲) فائدہ: حروفِ رابطہ وحدت وجمع میں مبتدا کے تابع ہوتے ہیں، جیسے: شما دانا اید، من عالمم۔

(۳) فائدہ: حروفِ رابطہ غیر ذی روح کے لیے ہمیشہ واحد ہی آتے ہیں، جیسے: ہمہ خوباں ظاہر است۔

(۴) فائدہ: جملہ اسمیہ بقرینہ استفہام محذوف ہو جاتا ہے، جیسے: ''آیا زید حاضر است؟'' کے جواب میں ''بلے'' یا ''نے'' کے بعد ''زید حاضر است'' یا ''زید حاضر نیست'' محذوف ہے۔

تمثیلات جملہ اسمیہ خبریہ

عفان ذہین است۔ امیر قافلہ عفان است۔ خلیل واعظ است۔ شیر حیوان است۔ گُل سرخ است۔ قاسم حاتم است۔ حامد غافل است۔ خداوند عالم جہاں آفریں۔ عالم کیست؟ حسان۔ عفان کیست؟ پسر عمر۔ ایں ہمہ مرد ماں جاہل اند۔ تو بسیار دانشمندی۔ من جاہلم۔ شما دانا اید۔ ما ہمہ مسکینیم۔ اموالِ دنیا کم بقا است۔ ہمہ خرابیہا ظاہر است۔ قمری طائر است۔ ہوا گرم است۔ اسپ برق است۔ سلیم کیست؟ پسرِ علیم۔ رئیس حمید است۔

جملہ فعلیہ خبریہ

(۲) جملہ فعلیہ خبریہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جو فعل و فاعل اور کبھی مفعول سے مل کر مرکب ہو، جیسے: عفان آمد، حسان قرآن می خواند۔

اقسامِ فعل

فعل کی ترکیب کے اعتبار سے تین قسمیں ہیں: (۱) لازم (۲) متعدی (۳) مشترک۔

(۱) فعل لازم: وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو جائے، جیسے: حسان رفت۔

فعل لازم کی دو قسمیں ہیں: (۱) فعل تام (۲) فعل ناقص۔

(۱) فعل تام: وہ فعل ہے جو فاعل پر تمام ہو اور کسی چیز کی اس کو ضرورت نہ ہو، جیسے: حسان خندید۔

(۲) فعل ناقص: وہ فعل ہے جس میں فاعل کے علاوہ کسی دوسری چیز کی ضرورت ہو، جیسے: عفان عالم شد۔[۱۵]

تمثیلات جملہ فعلیہ خبریہ

حمید خسپید۔ محمود غنود۔ مسعود سخی بود۔ عفان فاضل شد۔ حسان را اسپے باید۔ ضریرے بصیر گشت۔ عفان حافظ گردید۔ اَبر بود۔ باراں می شود۔ زید دکتور می شود۔ کوسِ

[۱۵] فائدہ: عفان عالم شد۔ ''شد'' فعل ناقص، ''عفان'' اس کا اسم، ''عالم'' خبر، اگر صرف فاعل پر تام ہو جائے تو وہ بھی تام کہلاتا ہے۔

رِحلت بگو فت دست اَجل ۔ پسرِ عمر مُہَندِس بود۔ سلیم می رَود۔ رضوان آمدہ است۔ عفان شنیدہ است۔

(۲) فعل متعدی: وہ فعل ہے جس میں مفعولِ بہ کی ضرورت ہو، جیسے: حسان سبق می خواند۔

فائدہ: متعدی کبھی بدو مفعول ہوتا ہے، جیسے: حسان عفان را کتاب داد، کبھی بسہ مفعول ہوتا ہے، جیسے: عمر از حسان عفان را درہم دہانید۔

فائدہ: فعل متعدی کی ایک قسم افعالِ قلوب ہے۔

افعالِ قلوب: ان فعلوں کو کہتے ہیں جن کا تعلق قلب (دل) سے ہو اور ان کے دو مفعول ہوں اور دونوں ضروری ہوں، جیسے: ’’ترا من خردمند پنداشتم بر اسرارِ مُلکت امین داشتم‘‘ میں ’’پنداشتم‘‘ اور ’’داشتم‘‘ افعالِ قلوب ہیں۔

فائدہ: اگر ایک ہی مفعول پر پورے ہو جائیں تو افعالِ قلوب نہ رہیں گے، جیسے: ’’ما زِ یاراں چشمِ نیکی داشتیم ☆ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم‘‘ ہم نے دوستوں سے بھلائی کی اُمید رکھی، خود غلط تھا جو کچھ ہم نے سمجھا۔

(۳) فعل مشترک: وہ فعل ہے جو کبھی لازم آئے اور کبھی متعدی، جیسے: اگر نَشِکنی بِشِکنی کارزار، اگر تو ہمت نہ ہارتا تو میدان فتح کر لیتا، اگر تو نہ ٹوٹتا تو توڑ دیتا۔

تمثیلاتِ فعل متعدی و افعالِ قلوب و مشترک

حسان از عفان قلمے خواست۔ مقبول محبوب را چیزے داد۔ کامل کلیم را گلیم سپرد۔ صادق طارق را سارق فہمیدہ بود۔ عاقل کامل را غافل دانستہ بود۔ من او را سخن فہم می دانم۔ دانستہ بودم خوئے تو۔ من او را می شناسم۔ من سوختم و ترا سوختم۔ دیدہ بودم روئے

تو۔ ہر چہ آموختم ترا آموختم۔ از تو پیوستم ترا پیوستم۔

طریقۂ تعدیہ: فعل لازم کے امر پر ''اَندن'' یا ''اَنیدن'' بڑھانے سے مصدر متعدی بنتا ہے، اور متعدی کے امر پر ''اَندن'' یا ''اَنیدن'' پڑھانے سے متعدی المتعدی بن جاتا ہے، جیسے: ترسیدن سے ترساندن یا ترسانیدن، خوردن سے خوراندن یا خورانیدن۔

تمثیلاتِ تعدیہ

اندوختن، اندوزاندن، اندوزانیدن۔ بِرِشتن، بریاندن، بریانیدن۔ پروردن، پروراندن، پرورانیدن۔ جُنبیدن، جُنباندن، جُنبانیدن۔ خلیدن، خلاندن، خلانیدن۔ دویدن، دواندن، دوانیدن۔

فاعل: وہ اسم ہے جس کی طرف فعل کی نسبت ہو رہی ہو اور فعل اُسی کے ساتھ قائم یا صادر ہوتا ہو، جیسے: حسان می خواند۔[۱۶]

فاعل کی دو قسمیں ہیں: (۱) مُظہر (۲) مُضمر۔

(۱) فاعل مُظہر: ایسا فاعل ہے جو لفظوں میں موجود ہو، جیسے: حسان خواند۔

قاعدہ: فاعل اگر ذوی العقول ہو تو فعل پانچ چیزوں (وحدت، جمعیت، غیبت، حضور اور تکلم) میں متحد ہوگا۔

(۱) وحدت: اگر فاعل واحد ہے تو فعل بھی واحد آئے گا، جیسے: احمد کرد۔

---

[۱۶] فائدہ: فاعل اکثر فعل سے پہلے آتا ہے، جیسے: حسان می رود، کبھی پیچھے آتا ہے، فاصلہ کے ساتھ اور بغیر فاصلہ کے بھی، جیسے: بیامد زدُکان سوئے خانہ مرد (مرد دوکان سے گھر کی طرف آیا)۔

(۲) جمعیت: اگر فاعل جمع ہے تو فعل بھی جمع آئے گا، جیسے: مرد ماں آمدند۔ [۱۷]

(۳) غیبت: اگر فاعل غائب ہے تو فعل بھی غائب آئے گا، جیسے: عفان خواند۔

(۴) حضور: اگر فاعل حاضر ہے تو فعل بھی حاضر آئے گا، جیسے: تو چہ می کنی؟ شما کجا می روید؟

(۵) تکلم: اگر فاعل متکلم ہے تو فعل بھی متکلم آئے گا، جیسے: من می آیم۔ [۱۸]

فائدہ: اگر فاعل غیر ذی روح ہے تو فعل کا واحد لانا ہی فصیح ہے، اگر چہ جمع لانا بھی جائز ہے، جیسے: ہمہ کارہائے تو خوب می شود، کارِ دہا کُند شدند۔

(۲) فاعل مُضمر: فعل میں ضمیر یا تو بارز ہوگی، جیسے: ''کردم'' میں ''م'' یا تو مستتر، جیسے: ''رفت'' میں ''اُو''، ''بخور'' میں ''تو''۔ [۱۹]

تمثیلاتِ فاعل مُضمر و مُظہر

زید خواند۔ زناں رفتند۔ تو چہ می کنی؟ شما چرا می نالید؟ من می خوانم۔ ما ہمہ می پرسیم۔ مرزا صاحب چہ می کنید؟ حضورِ شاں فرمودہ اند۔ خاکسار می گوید۔ بندہ عرضی پیش می کند۔ ہمہ گاوانِ دہ کشت می چرند۔ گوسپندانِ شما کشتم چرید۔ طائفۂ شریفانِ ہند در مسجد

---

[۱۷] **فائدہ:** اگر فاعل واحد ہے تو فعل کو تعظیماً جمع بھی لا سکتے ہیں، جیسے: قاری صاحب می خوانند۔

[۱۸] **فائدہ:** متکلم انکسار کے لیے صیغۂ واحد غائب بھی لاتا ہے، جیسے: بندہ عرض می کند۔

[۱۹] **فائدہ:** ضمیر بارز غائب، حاضر یا مستتر ہو تو فاعل معہودِ ذہنی یا خارجی ہوا کرتا ہے، جیسے:

پئے مشورت مجلس آراستند ☆ نشستند و گفتند و برخاستند

می گوید محمد ایاز را دوست داشت۔

بیا و بنشیں و بنوش و بخور ☆ بدل شادماں شو و غمِ کس مخور

گفتہ اند قولِ مرداں جان دارد۔ آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود۔ لیلیٰ مجنوں را دوست می داشت۔

نشستہ است۔ اگر ایں طائفہ ہم بریں نَسَق روزگارے مداومت نمایند۔ سخنہا درمیاں آمد۔

(۱) فائدہ: ایک فعل کے اگر کئی فاعل غائب بذریعۂ عطف ہوں تو فعل جمع غائب آئے گا، جیسے: حسان و عفان و حماد آمدند۔

(۲) فائدہ: ایک فعل کے اگر کئی فاعل حاضر بذریعۂ عطف ہوں تو فعل جمع حاضر آئے گا، جیسے: حسان، عفان و شما آمدید۔

(۳) فائدہ: ایک فعل کے اگر کئی فاعل متکلم بذریعۂ عطف ہوں تو فعل جمع متکلم آئے گا، جیسے: حسان، عفان و من آمدیم۔

(۴) فائدہ: اگر حرفِ تردید کے ساتھ کئی فاعل آئیں تو جس فاعل کے ساتھ فعل ہوگا اسی جیسا ہوگا، جیسے: حسان یا عفان آمد، حسان یا اوشاں آمدہ اند، حسان یا عفان یا من رفتم۔

تمثیلاتِ فائدہ

احمد و محمود و حامد آمدند۔ احمد و حمید و شما آمدید۔ حمید و خالد و من آمدیم۔ مسعود و سعید رفتند۔ کلیم و سلیم و تو رفتید۔ موسیٰ و عیسیٰ و ما می آئیم۔ حمید یا سعید آمد۔ حمید یا اوشاں آمدہ اند۔ تو آمدہ بودی یا وحید۔ محمود یا من یا شما می آمدید۔ حمید یا تو یا من رفتم۔ حسان، عفان یا ما می آئیم۔ من خورم یا تو۔ شما نوشید یا ما۔

مفعولِ مالَم یُسَمَّ فاعلہٗ: فعل مجہول کے مفعول کو کہتے ہیں جو قائم مقام فاعل کے ہوتا ہے، اس لیے اس کو نائب فاعل بھی کہتے ہیں، جیسے: زید کُشتہ شد۔

تمثیلاتِ مفعول مالَم یُسمّ فاعلہٗ

خامہ تراشیدہ شد۔ مردماں گرفتہ شدہ اند۔ کتاب نوشتہ می شود۔ کاغذ ساختہ می شود۔ سخن گفتہ شود مگر فہمیدہ نمی شود۔ بسیار کارہا کردہ می شود مگر پذیرفتہ نمی شود۔ ماشینے ساختہ می شود کہ کارہا کردہ می شود۔

اَقسامِ مفعول

(ا) مفعولِ بہ: وہ اسم ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو، اکثر فاعل کے بعد فعل سے پہلے آتا ہے، جیسے: عفان قرآن می خواند۔

فائدہ: مفعولِ بہ ذوی العقول ہو تو اکثر اس کے ساتھ علامت مفعول ''را'' آتی ہے، جیسے: حسان عفان را می زند۔

اگر غیر ذوی العقول ہو تو اکثر بغیر علامت آتا ہے، جیسے: رازِ خود نگاہ دار۔

فائدہ: گفتن اور اس کے مشتق و مرادف فعلوں کے مفعولِ بہ کو ''مقولہ'' کہتے ہیں۔

گفتن اور اس کے مشتق کی مثال: ترا گفتم کہ چنیں مکن۔

گفتن کے مرادف فعل کی مثال: دلم نمی خواہد (نمی گوید) کہ چیزے بخورم۔

تمثیلاتِ مفعولِ بہ

احمد محمود را می زند۔ احمد طعام می خورد۔ کارے می کنم۔ اسپش را فروختہ ام۔ مردی ز مرداں نشاید نہفت۔ ترا گفتم کہ چنیں مخسپ۔

بچہ کار آیدت زگل طبقے ☆ از گلستانِ من ببر ورقے

ایں بگو کہ منال۔ دلم نمی خواہد کہ در بازار سیر کنم۔

فائدہ: جملہٴ فعلیہ میں بقرینہٴ استفہام کبھی فعل، کبھی فاعل اور کبھی مفعول محذوف ہوتا ہے۔

فعل کے حذف کی مثال: کدام می رود؟ حسان۔

فاعل کے حذف کی مثال: عفان چہ می کند؟ سبق یاد می کند۔

مفعول کے حذف کی مثال: قرآن کہ می خواند؟ حسان می خواند۔

کبھی فعل فاعل، کبھی فاعل مفعول، کبھی فعل، فاعل اور مفعول تینوں محذوف ہوتے ہیں۔

فعل فاعل کے حذف کی مثال: عفان چہ آورد؟ قلم۔

فاعل مفعول کے حذف کی مثال: حسان عفان را خواند؟ خواند۔

فعل، فاعل اور مفعول کے حذف کی مثال: آیا حماد نان می خورد؟ بلے۔

تمثیلاتِ فائدہ

کدام می خورد؟ حسان، عفان چہ می کند؟ سبق یاد می کند۔ کتاب کہ می نویسد؟ عمر نویسد۔ حماد چہ آورد؟ قلم۔ حسان عفان را خواند؟ خواند۔ آیا فرید آرد میں خورد؟ بلے۔ کدام کس می سُرفَد؟ حمید۔ سلیم چہ می خورد؟ حلوہ می خورد۔ بِرَنج کہ می پزد؟ سعید می پزد۔ خالد کہ می جوید؟ کتاب۔ احمد بادام آورد؟ آورد۔ آیا حمید نانِ تفتہ خواہد خورد؟ بلے۔

فائدہ: (۱) بائے قسمیہ سے پہلے ”قسم می خورم“ محذوف ہوتا ہے، جیسے: بجانِ شما چنیں نیست۔ (۲) بائے ابتدائیہ سے پہلے ”ابتدا می کنم“ محذوف ہوتا ہے، جیسے: بنامِ خداوندِ جاں آفریں۔

(۳) منادیٰ اور مندوب سے پہلے ''می خوانم'' محذوف ہوتا ہے، منادیٰ اور مندوب میں اس کے قائم مقام حرفِ ندا رہتا ہے، جیسے: رحیما رحم کن، وازیدا کجائی؟[۲۰]

(۴) محذر منہ میں فعل محذوف ہوتا ہے، جیسے: مار مار، یعنی مار برآمدہ است۔ یا مار را بزن۔ محذر منہ میں مفعولِ بہ کا مکرر ہونا بھی فعل کے قائم مقام ہوتا ہے، جیسے: آتش آتش۔[۲۱]

تمثیلاتِ فائدہ

(۱) بجانِ تو چناں نکردم۔ (۲) بنامِ جہاں دار جاں آفریں۔ (۳) رحیما رحم کن، واعمرا کجائی۔ (۴) دزد دزد ہوشیار باش۔ شیر شیر۔

(۲) مفعولِ مطلق: اپنے فعل کا مصدر یا حاصل مصدر یا مصدر کا مرادف ہوتا ہے، جو کبھی فعل سے پہلے اور کبھی پیچھے بھی آتا ہے، جیسے: زید یک نشست خواہد نشست۔

فائدہ: مفعولِ مطلق تاکید فعل و وضع (ہیئت) و عدد کے لیے آتا ہے۔

تاکید فعل کی مثال: وے امسال پیوست با ما وصال۔

وضع کی مثال: زید نشست نشستنِ قاری۔

عدد کی مثال: زید را یک ضرب خواہم زد۔

---

[۲۰] فائدہ: مندوب وہ اسم ہے جس پر حرفِ ندبہ ''وا'' داخل کر کے حسرت اور غم کا اظہار کیا جائے، جیسے: وازیداہ (ہائے زید)۔

[۲۱] فائدہ: محذر منہ وہ اسم ہے جو مخاطب کو ڈرانے اور ہوشیار کرنے کے لیے ذکر کیا جائے، جیسے: کژدم کژدم۔

تمثیلاتِ مفعولِ مطلق

بخند ید خند یدن نو بہار۔ زید دویدنِ اسپ می دوید۔ دہ صحبت با تو نشستم اما یک صحبت ہم موثر نہ شد۔ بجوشید جوشیدنِ اہرمن۔ خواہم زد چناں کہ باید زد۔ وے امسال پیوست باماوصال۔

(۳) مفعولِ فیہ: فعل کے واقع ہونے کی جگہ اور وقت کو کہتے ہیں، جیسے: عفان در مسجد قرآن می خواند۔ صبح سورۂ یٰسین کہ خواند؟

فائدہ: فعل کے واقع ہونے کی جگہ کو ظرفِ مکانی اور فعل کے واقع ہونے کے وقت کو ظرفِ زمانی کہتے ہیں۔

ظرفِ زمانی و مکانی کی دو دو قسمیں ہیں: (۱) ظرفِ مکانی محدود (۲) ظرفِ مکانی غیر محدود (۳) ظرفِ زمانی محدود (۴) ظرفِ زمانی غیر محدود۔

(۱) ظرفِ مکانی محدود: متعین جگہ کو کہتے ہیں، جیسے: خانہ، دِہ، شہر۔

(۲) ظرفِ مکانی غیر محدود: غیر متعین جگہ کو کہتے ہیں، جیسے: دور، نزدیک، پس، پیش۔

(۳) ظرفِ زمانی محدود: متعین وقت کو کہتے ہیں، جیسے: بامداد، نیم روز، نیم شب۔

(۴) ظرفِ زمانی غیر محدود: غیر متعین وقت کو کہتے ہیں، جیسے: وقت، زمانہ، مدت۔

تمثیلاتِ ظرفِ مکانی و زمانی

(۱) بمدرسہ چرا می روی؟ از گلستاں گل خواہد آورد۔ خانۂ شما بکدام محلّہ است؟ در کاشانۂ من بیائید۔ زیر و بالا دیدہ برو۔ بجانب راست قریب من نشیں۔ پیرامون خانۂ

من مگرد۔ رو برئے او مرو۔ (۲) صبح گاہاں برخیز۔ ہر روز میا۔ ماہ بماہ وظیفہ یافتہ می شود۔ امشب کجا می روی؟ شام ترا نیافتم۔ چاشت گاہ بروم۔ درزمانِ پیشین ایں چنیں نہ بودی۔ دیرگاہ شد کہ ترا نہ دیدم۔ پیوستہ نزدِ تو می مانم۔ مدام از وگرایزانم۔

(۴) مفعولِ لہٗ: وہ مفعول ہے جو فعل کا سبب وعلت واقع ہو، چاہے فعل اس کے ہونے کی وجہ سے صادر ہوا ہو یا اس کے پیدا کرنے کے لیے لایا گیا ہو۔

صادر ہونے کی مثال: دیانۃً راست گفتم۔

پیدا کرنے کی مثال: زیدرا تادیباً زدم۔

تمثیلاتِ مفعولِ لہٗ

تکلفاً تنبول خوردم۔ مذاقاً چنیں گفتم۔ تفریحاً بیروں روم۔ عقلاً مُحال پندارم۔ نقلاً بثبوت پیوست۔ حکماً می گویم۔ قولاً وعملاً ثابت کردہ ام۔

حال: وہ اسم یا جملہ ہے جو فاعل، مفعولِ بہ یا دونوں کی حالت بیان کرے۔[۲۲]

فاعل کی مثال: عفان خراماں می رفت۔

مفعولِ بہ کی مثال: حسان را گریاں دیدم۔

فاعل ومفعولِ بہ کی مثال: حسان وعفان غضبناک شدہ یک دیگرے را می زنند۔

فائدہ: ''اسم حالیہ'' اکثر اسم صفت، اسم فاعل اور اسم مفعول ہوا کرتا ہے۔

اسم صفت کی مثال: غنچۂ ناشگفتہ مچیں۔

---

[۲۲] فائدہ: فارسی میں حال ہمیشہ واحد ہوتا ہے، خواہ ذوالحال واحد ہو یا جمع، جیسے: احمد خنداں می رفت۔ یاراں خنداں می گزشتند۔

اسم فاعل کی مثال: زید افتاں وخیزاں آمد۔

اسم مفعول کی مثال: زدم زید را نشستہ۔[۲۳]

ذوالحال: وہ فاعل یا مفعولِ بہ ہے جس کی کوئی حالت بیان کی جائے، جیسے: ''زید دواں می آید۔'' میں ''زید''۔ ''فرید را خنداں دیدم'' میں ''فرید''۔

فائدہ: ذوالحال اکثر معرفہ ہوتا ہے۔

تمثیلاتِ حال

احمد خراماں می رفت۔ محمود را گریاں دیدم۔ ساجد و ماجد غضبناک شدہ یک دیگرے را می زدند۔ خالد شاداں گُلِ خنداں می چیند۔ غنچۂ ناشگفتہ مچیں۔ عفان دلیرانہ بر فوج حملہ می کند۔ حسان شمشیر بکف بر قلب لشکر زدو تنے چند مردانِ برہم شدہ را بکشت۔ محمود را می زدم و برادرش استادہ بود۔ اشعارِ عاشقانہ مخواں۔ مزاجِ شاعرانہ دارم۔

جار مجرور: حروفِ جارّہ جس اسم پر داخل ہوتے ہیں اس کو مجرور کہتے ہیں اور فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہو کر اس کے معنیٰ کو اسم تک پہنچاتے ہیں۔ جیسے: در مدرسہ خواندم۔ بر اسپ سوار شدم۔

فائدہ: حروفِ جارّہ سوائے ''را'' کے تمام شروع اسم پر آتے ہیں، جیسے: عفان را قلم دادم۔ اور کبھی ان کا متعلق محذوف بھی ہوتا ہے۔ جیسے: ساجد در خانہ (موجود) است۔

---

[۲۳] فائدہ: اگر حال جملہ ہو تو جملہ میں واو حالیہ اور ذوالحال کی طرف لوٹنے والی ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے، جیسے: زدم زید را و پدرش ایستادہ بود۔

تمثیلاتِ جار و مجرور

در مدرسہ رفتم۔ بر طیارہ سوار شدم۔ احمد را سبق دادم۔ تا بمبئی سیر کردم۔ تا بازار رفتہ بودم۔ سعید در خوش نویسی کامل است۔ حمید در نشانہ بازی ماہر است۔ برائے دیدنِ تو آمدہ بودم۔ محمود در مدرسہ است۔ سلیمان در خانہ نیست۔ ترا در گلستانِ تو چند بار جستم لاکن نیافتم۔ برادرِ تو در سخاوت چوں حاتم است۔ در دنیا کسے را از کسے اُمید بہبودی نیست۔ مکن تکیہ بر ملک ناپائدار۔

(۱) فائدہ: منادیٰ بغیر جوابِ ندا کے نہیں ہوتا، جیسے: اے رحیم! رحم کن۔

(۲) فائدہ: قسم بغیر جوابِ قسم کے نہیں ہوتی، جیسے: بخدا چنیں خواہم کرد۔

(۳) فائدہ: شرط بغیر جزا کے نہیں ہوتی، جیسے: اگر رفتی جاں بسلامت بردی۔

تمثیلاتِ منادیٰ و ندا، قسم و جوابِ قسم، شرط و جزا

خدایا رحم کن۔ اگر خفتی مُردی۔ بخدا چنیں نہ کردم۔ اگر کار کنی مُزد یابی۔ اے رضواں! کتاب بنویس۔ اگر رفتی جاں بسلامت بردی۔ پادشاہا! جرمِ مارا درگذار۔ حقا کہ ترا خواہم زد۔

فصل سوم: متفرق جملے

حقیقت میں تمام جملوں کی اصل جملۂ اسمیہ اور جملۂ فعلیہ ہی ہیں، اس لیے تمام جملوں کی ترکیب اسمیہ یا فعلیہ کر کے کسی حرفِ معنوی کی مناسبت سے یا مقام کے مناسب جملہ کا نام رکھا جاتا ہے۔ بطورِ مثال چند جملے درج ہیں۔

چند مفید جملے

(۱) جملۂ مستانفہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جو ابتدائی کلام میں واقع ہو، جیسے: معدلت شحنہ ایست ملک آرا۔ عدل وانصاف ملک کو سنوارنے والا کوتوال ہے۔

(۲) جملۂ معترضہ: ایسے جملہ کو کہتے ہیں جو درمیانی کلام میں واقع ہو اور اس کا قبل و بعد سے کوئی تعلق نہ ہو، جیسے: ندانست-عقلش بسوزد-توئی۔ اس نے نہ جانا-اس کی عقل جل جائے-تو ہی ہے۔

(۳) جملۂ شرطیہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جو شرط و جزا سے مل کر بنے، جیسے: اگر دست یابد بُبُرَّ دسرت۔ اگر وہ قابو پالے گا تو تیرے سر کو کاٹ دے گا۔

فائدہ: کبھی جزا محذوف ہوتی ہے، جیسے: ترا اگر با قضا یارائے جنگ است (بجنگ)۔ اگر تجھے موت کے ساتھ لڑنے کی طاقت ہے تو (لڑ)۔

(۴) جملۂ قسمیہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جو قسم اور جوابِ قسم سے مل کر بنے، جیسے: بمردی کہ پیش آمدت روشنی۔ بہادری کی قسم کہ تیرے سامنے روشنی آئے۔

(۵) جملہ ندائیہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جو حرفِ ندا، منادیٰ اور جوابِ ندا سے مل کر بنے، جیسے: پادشاہا! جرمِ مارادرگذار۔ اے بادشاہ! ہمارے گناہوں کو معاف فرما۔

فائدہ: حرفِ ندا: جس کے ذریعہ پکاریں، جیسے: ''پادشاہا! جرمِ مارا درگزار'' میں ''الف''۔

منادیٰ: جس کو پکاریں، جیسے: ''پادشاہا! جرمِ مارادرگزار'' میں ''پادشاہ''۔

جوابِ ندا: جو کہہ کر پکاریں، جیسے: ''پادشاہا! جرمِ مارادرگزار'' میں ''جرمِ مارادرگزار''۔

فائدہ: منادیٰ کبھی محذوف ہوتا ہے، جیسے: اے (دل) متاعِ درددر بازارِ جاں انداختہ۔ اے (دل) درد کا سامان محبوب کے بازار میں ڈال دیا۔ کبھی حرفِ ندا محذوف ہوتا ہے، جیسے: سعدی رہِ کعبۂ رضا گیر۔ (اے) سعدی! رضامندی والے کعبہ کا راستہ اختیار کر۔

(۶) جملہ دعائیہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جس میں دعا ہو، جیسے: یارب بقاءِ عمرِ تو باشد ہزار سال۔ اے بادشاہ آپ کی عمر ہزار سال باقی رہے۔

(۷) جملہ معطوفہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جس میں معطوف علیہ، معطوف اور حرفِ عطف ہو، جیسے: آں قدح بشکست وآں ساقی نماند۔ وہ پیالہ ٹوٹ گیا اور وہ ساقی نہ رہا۔

(۸) جملہ معلّلہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جس میں معلول اور علت پائی جائے، جیسے: نگہدار فرصت کہ عالم دمیست۔ فرصت کو غنیمت سمجھ، اس لیے کہ دنیا ایک سانس ہے۔

(۹) جملہ منتجہ: ایسے جملہ کو کہتے ہیں جو کلامِ سابق سے بطورِ نتیجہ پیدا ہو، جیسے:

عالم خفتہ است وتو خفتہ ☆ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار

دنیا سوئی ہوئی ہے اور تو بھی سویا ہوا، سویا ہوا سوئے ہوئے کو کب بیدار کرسکتا ہے؟

(۱۰) جملہ مبینہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جو کلامِ سابق کا بیان ہو، جیسے: کلیمے کہ چرخِ فلک طور اوست۔ آپ ﷺ ایسے کلیم ہیں کہ آسمان آپ کا کوہِ طور ہے۔

(۱۱) جملہ تمثیلیہ: جس میں پہلے جز کی مثال دوسرا ہو، پہلے کو مُمثّل لہٗ اور دوسرے کو مثال کہتے ہیں، جیسے:

انتہاءِ کمال نقصان است ☆ گل بریزد بوقت سیرابی

کمال کی انتہاء نقصان ہے، پھول مکمل کھلنے کے بعد گر جاتا ہے۔

(۱۲) جملہ استفہامیہ: ایسے جملے کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کا سوال پایا جائے، جیسے: کجا می روی؟ تو کہاں جاتا ہے؟

جملۂ استفہامیہ کی تین قسمیں ہیں: (۱) استخباری (۲) اِقراری (۳) انکاری۔

(۱) استفہامِ استخباری: جس میں خبر کے متعلق سوال ہو، جیسے: اے کبکِ خوش خرام کجا می روی بناز۔ اے اچھی چال والے چکور، تو ناز سے کہاں جاتا ہے؟

(۲) استفہامِ اِقراری: جس میں لفظی انکار سے اِقرار کا سوال ہو، جیسے: نہ شمشیر دوراں ہنوز آختنست؟ کیا ابھی زمانے نے تلوار نہیں سونتی ہے؟

(۳) استفہامِ انکاری: جس میں لفظی اقرار سے انکار کا سوال ہو، جیسے: کرا دانی از خسروانِ عجم؟ تو عجم کے بادشاہوں میں سے کس کو جانتا ہے؟

مفید جملوں کی تمثیلات

(۱) علم خزانہ است مقفل۔ (۲) دوست من - خدایش بیامرزد - خوب بود۔
(۳) اگر زیردستے بیفتد چہ خاست۔ گر ناسزائے را بینی بختیار (اطاعت کن)۔
(۴) بمردی کہ دست از تعنت بدار۔ (۵) براہِ تکلف مروسعدیا۔ (اے) صالحاں خوردہ مگیرید کہ ما زندہ ایم۔ اے (شاہ) تاجِ دولت برسرت از ابتدا تا انتہا۔ (۶) خدایا اُمیدے کہ داریم برآر۔ (۷) حرص بگذارو پادشاہی کن۔

(۸) کریما بہ بخشائے برحالِ ما ☆ کہ ہستم اسیر کمندِ ہوا

(۹) تو عالم و عالم شود محترم ☆ لہٰذا بگویم ترا محترم

(۱۰) شنیدم کہ حسان بہ عفان گفت۔

(۱۱) سزد گربَد ورش بِنازم چناں ☆ کہ سید بدورانِ نوشیرواں

(۱۲) چوں دانی تکبر چرامی کنی؟ ندانی کہ من مرغِ دامت نیم؟ کجا شرع با عقل فتویٰ دہد؟

تفریس

کسی دوسری زبان کے الفاظ میں حرفی یا حرکتی تغیر کر کے فارسی میں لے آنے کا نام تفریس ہے اور اس لفظ کو ''مُفَرَّس'' کہتے ہیں۔

تعریب

کسی دوسری زبان کے لفظ میں حرفی تغیر کر کے عربی میں لے آنے کو تعریب کہتے ہیں اور اس لفظ کو ''مُعَرَّب'' کہتے ہیں، جیسے: ''پیل'' سے ''فیل''۔

امتحان

مرکب مفید کسے کہتے ہیں؟ جملے کی کتنی قسمیں ہیں؟ جملہ انشائیہ کی اقسام مع مثال بتاؤ۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کس کی اقسام ہیں؟ اور ان میں کس کس چیز کی ضرورت ہوتی ہے؟ فعل کی ترکیب کے اعتبار سے کتنی قسمیں ہیں؟ فعل لازم اور اس کی قسمیں بتاؤ۔ طریقۂ تعدیہ کیا ہے؟ فاعل اور اس کی اقسام کی تعریف کرو۔ مفعولِ بہٖ، مفعولِ مطلق، مفعولِ فیہ اور مفعولِ لہٗ کی تعریف کرو۔ حال، ذوالحال اور جار مجرور کسے کہتے ہیں؟ چند متفرق مثالیں دے کر سمجھاؤ۔ تفریس اور تعریب کا کیا مطلب ہے؟

باب سوم حل ترکیب

فائدہ:- جملہ میں فعل فاعل مفعول بہ ہوں تو جملہ فعلیہ ہے، اگر خبر معلوم ہو تو خبریہ، ورنہ انشائیہ ہوگا، اگر مبتدا خبر ہو تو جملہ اسمیہ خبریہ ہوگا۔

فصل اوّل در یافتن اجزاءِ جملہ

اجزاءِ جملہ دریافت کرنے کے لیے چند قاعدے حسب ذیل ہیں:

(۱) قاعدہ: فعل معروف کے معنیٰ کے ساتھ ''کون'' یا ''کس نے'' ملائیں تو جواب فاعل ہوگا، جیسے: حسان آمد۔ عفان رفت۔ حامد خورد۔ حماد نوشید۔ سلیم خفتہ است۔

(۲) قاعدہ: فعل مجہول کے معنیٰ کے ساتھ ''کون'' یا ''کیا'' ملائیں تو جواب مفعول مالم یسم فاعلہٗ ہوگا، جیسے: زید کشتہ شدہ است۔ سخن شنیدہ شد۔

(۳) قاعدہ: فعل مجہول متعدی بدو مفعول میں ''کون'' کا جواب مفعول مالم یسم فاعلہٗ ہوگا، جیسے: محمود عالم دانشتہ شد۔ اس میں ''محمود'' مالم یسم فاعلہٗ ہے۔

(۴) قاعدہ: فعل مجہول متعدی بدو مفعول میں ''کیا'' کا جواب مفعولِ بہ ہوگا، جیسے: حامد را درم دادہ شد۔ اس میں ''درم'' مفعولِ بہ ہے۔

(۵) قاعدہ: فعل معروف کے معنیٰ کے ساتھ ''کس کو'' یا ''کیا'' ملائیں تو جواب مفعولِ بہ ہوگا، جیسے: کلیم سلیم را زد۔ عفان نان خورد۔ ان دونوں جملوں میں ''سلیم'' و ''نان'' مفعولِ بہ ہیں۔

(۶) قاعدہ: جب فعل متعدی بدو مفعول ہو تو ''کس کو'' کا جواب مفعولِ اوّل ہوگا اور

''کیا'' کا جواب مفعولِ ثانی ہوگا، جیسے: مسعود را عالم پنداشتم۔ اس مثال میں ''مسعود'' مفعولِ اوّل اور ''عالم'' مفعولِ ثانی ہے۔ خلیل را علیل فہمیدہ بودم۔ اس مثال میں ''خلیل'' مفعولِ اوّل اور ''علیل'' مفعولِ ثانی ہے۔

(۷) قاعدہ: جب فعل کے معنیٰ کے ساتھ ''کب'' یا ''کہاں'' ملائیں تو جواب مفعولِ فیہ ہوگا، ''کب'' کا جواب ظرفِ زمان اور ''کہاں'' کا جواب ظرفِ مکان ہوگا، جیسے: سحرگاہ زید را بالائے بام زدم۔ اس مثال میں ''سحرگاہ'' ظرفِ زمان اور ''بالائے بام'' ظرفِ مکان ہے۔ اِمشب حمید را درونِ خانہ کشتم۔ اس مثال میں ''اِمشب'' ظرفِ زمان اور ''درونِ خانہ'' ظرفِ مکان ہے۔

(۸) قاعدہ: جب فعل کے معنیٰ کے ساتھ ''کس واسطے'' یا ''کس سبب سے'' یا ''کیوں'' ملائیں تو جواب مفعولِ مطلق ہوگا، جیسے: زدم زید را تادیباً۔ اس مثال میں ''تادیباً'' مفعولِ مطلق ہے۔ ہر روز تفریحاً بیروں روم۔ اس میں مثال میں ''تفریحاً'' مفعولِ مطلق ہے۔

(۹) قاعدہ: جب فعل کے معنیٰ کے ساتھ ''کیسا'' یا ''کس قدر'' یا ''کس طرح'' یا ''کتنی بار'' ملائیں تو جواب مفعولِ مطلق ہوگا، جیسے: زدم زید را زدنی۔ یک ضرب زدم۔ نشست امیر نشستم۔ ان مثالوں میں ''زدنی، نشست امیر'' اور ''یک ضرب'' مفعولِ مطلق ہیں۔

(۱۰) قاعدہ: جب فعل کے معنیٰ کے ساتھ ''کس صورت سے'' یا ''کس حالت میں'' یا ''کیوں کر'' ملائیں تو جواب حال ہوگا، جیسے: زید را بستہ زدم۔ اس میں ''بستہ'' حال ہے۔ محمود خنداں رفت۔ اس میں ''خنداں'' حال ہے۔ حمید را گریاں دیدم۔ اس میں ''گریاں'' حال ہے۔

(۱۱) قاعدہ: دو اسموں میں سے ایک کے ساتھ ''کس کا'' یا ''کس کی'' یا ''کس کے'' ملائیں تو جواب مضاف الیہ اور وہ خود مضاف ہوگا، جیسے: پسر محمود کجا است؟ اس میں ''پسر'' مضاف اور ''محمود'' مضاف الیہ ہے۔ کتابِ سلیم بیار۔ اس میں ''کتاب'' مضاف اور ''سلیم'' مضاف الیہ ہے۔ غلامِ زید را بخواں۔ اس میں ''غلام'' مضاف اور ''زید'' مضاف الیہ ہے۔

(۱۲) قاعدہ: دو اسموں میں سے ایک کے ساتھ ''کیسا'' یا ''کیسی'' یا ''کیسے'' ملائیں تو جواب صفت اور وہ خود موصوف ہوگا، جیسے: مردِ نیک می آید۔ اس میں ''مرد'' موصوف اور ''نیک'' صفت ہے۔ زنِ خوب صورت ایستادہ است۔ اس میں ''زن'' موصوف اور ''خوب صورت'' صفت ہے۔ جوانانِ عاقل رفتہ اند۔ اس میں ''جوانان'' موصوف اور ''عاقل'' صفت ہے۔

(۱۳) قاعدہ: جب کسی اسم کے ساتھ ''کیا ہے'' ملائیں تو جواب خبر اور وہ خود مبتدا ہوگا، جیسے: عفان دانا است۔ حسان عاقل است۔ عوام جاہد اند۔

(۱۴) قاعدہ: جب دو اسموں میں اوّل کے معنیٰ کے ساتھ ''کیا چیز'' یا ''کس چیز کی'' یا ''کس چیز سے'' ملائیں تو جواب تمیز اور وہ خود ممیّز ہوگا، جیسے: یک مشت خاک بیار۔ دو پیمانہ شراب بریز۔ دَہ گز جامہ تراش۔ یک کروہ مسافت طے کردم۔ یک صدانبہ خریدم۔

(۱۵) قاعدہ: جب دو یا کئی اسموں کے بعد ''کون ہے'' ملائیں تو جواب بدل اور وہ خود مبدل منہ ہوگا، جیسے: عفان پسر عمر می آید۔ محمود نواسۂ سلیم می رود۔ طالب علم حسان آمدہ است۔ آہن گر حمید ایستادہ است۔

فصل دوم: اجزاءِ لازم ملزوم

ترکیب کرنے میں بعض اسم بغیر ایک دوسرے کے جملہ کا جز نہیں ہوتے، جیسے:

(۱) مضاف مضاف الیہ مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

(۱) مبتدا خبر: خداوند خانہ خداوندِ ماست۔ گھر کا مالک ہمارا آقا ہے۔

ترکیب: ''خداوند'' مضاف، ''خانہ'' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مبتدا، ''خداوند'' مضاف، ''ما'' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فاعل مفعول: کوسِ رحلت بکوفت دست اجل۔ موت کے ہاتھ نے کوچ کا نقارہ بجادیا۔

ترکیب: ''بکوفت'' فعل، ''دست'' مضاف، ''اجل'' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر فاعل، ''کوس'' مضاف، ''رحلت'' مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مجرور: روشنی از چشم نابینا مجوئے۔ اندھے کی آنکھ سے روشنی مت تلاش کر۔

ترکیب: ''مجو فعل با فاعل، ''روشنی'' مفعول، ''از'' حرفِ جر، ''چشم نابینا'' ترکیب اضافی ہوکر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''مجو'' فعل با فاعل کے، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۲) موصوف صفت مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

(۱) مبتدا خبر: فراقِ مُخَلَّد غمِ جاں گداز است۔ دائمی فراق (جدائی) جان گھلانے والا غم ہے۔

ترکیب: ''فراقِ مخلد'' ترکیب توصیفی مستوی ہو کر مبتدا، ''غم'' موصوف، ''جاں گداز'' صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر ترکیب توصیفی مستوی ہو کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فاعل مفعول: شرابِ انگوری دہد روحِ نو۔ انگوری شراب نئی روح بخشتی ہے۔

ترکیب: ''دہد'' فعل، ''شرابِ انگوری'' ترکیب توصیفی مستوی ہو کر فاعل، ''روحِ نو'' ترکیب توصیفی مستوی ہو کر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مجرور: زبوئے جاں فزا جانم فزودست۔ فرحت انگیز خوشبو سے میری روح خوش ہوگئی۔

ترکیب: ''فزودست'' فعل، ''جانم'' ترکیب اضافی مستوی ہو کر فاعل، ''از'' حرفِ جر، ''بو'' موصوف، ''جاں فزا'' صفت، موصوف اپنی صفت سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) معطوف علیہ معطوف مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

(۱) مبتدا خبر: امیر و غریب اند بے دست و پا۔ امیر اور غریب کمزور ہیں۔

ترکیب: ''امیر'' معطوف علیہ، ''واؤ'' حرفِ عطف، ''غریب'' معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر جملہ معطوفہ ہو کر مبتدا، ''بے'' حرفِ نفی، ''دست و پا'' مرکب عطفی ہو کر خبر، ''اند'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فاعل مفعول: حسان وعفان خوردہ اند نان و شیر۔ حسان اور عفان نے دودھ اور روٹی کھائی ہے۔

ترکیب: ''خوردہ اند'' فعل، ''حسان وعفان'' مرکب عطفی ہو کر فاعل، ''نان وشیر'' مرکب عطفی ہو کر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مجرور: زعلم و عمل گشتۂ سربلند۔ تو علم و عمل سے سربلند ہوا ہے۔

ترکیب: ''گشتۂ'' فعل با فاعل، ''سربلند'' مفعولِ بہ، ''ز'' حرفِ جر، ''علم و عمل'' مرکب عطفی ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''گشتۂ'' فعل با فاعل کے، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) عدد معدود مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

(۱) مبتدا خبر: دو تن اند دو پہلوانِ بزرگ۔ دو بڑے پہلوان دو تن ہیں۔

ترکیب: ''دو'' عدد، ''تن'' معدود، عدد اپنے معدود سے مل کر مرکب تعدادی ہو کر مبتدا، ''دو'' عدد، ''پہلوانِ بزرگ'' ترکیب توصیفی مستوی ہو کر معدود، عدد اپنے

معدود سے مل کر مرکب تعدادی ہو کر خبر، ''اند'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فاعل مفعول: ہزار انبہ خوردند دہ آدمی۔ دس آدمیوں نے ہزار آم کھائے۔

ترکیب: ''خوردند'' فعل، ''دہ'' عدد، ''آدمی'' معدود، عدد اپنے معدود سے مل کر فاعل، ''ہزار'' عدد، ''انبہ'' معدود، عدد اپنے معدود سے مل کر مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) مجرور: نبرد آزمایم ز پنجاہ کس۔ میں پچاس آدمیوں سے جنگ کرتا ہوں۔

ترکیب: ''آزمایم'' فعل با فاعل، ''نبرد'' مفعولِ بہ، ''از'' حرفِ جر، ''پنجاہ'' عدد، ''کس'' معدود، عدد معدود سے مل کر مرکب تعدادی ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر مرکب جاری ہو کر متعلق ہوا فعل با فاعل کے، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) ممیّز تمیز سے مل کر جزِ جملہ ہوتا ہے۔

(۱) مبتدا خبر: دو جام بادۂ صاف است و دو جام آبِ حیات۔ دو پیالے صاف شراب ہیں اور دو جام آبِ حیات۔

ترکیب: ''دو جام'' مرکب تعدادی ہو کر ممیّز، ''بادۂ صاف'' مرکب توصیفی ہو کر تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مرکب تمیزی ہو کر مبتدا، ''دو جام'' مرکب تعدادی ہو کر ممیّز، ''آبِ حیات'' مرکب توصیفی ہو کر تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) فاعل مفعول: دِہ گز پارچہ آمدہ است۔ دس گز کپڑا آیا ہے۔

ترکیب: ''آمدہ است'' فعل، ''دِہ گز'' مرکب تعدادی ہو کر ممیّز، ''پارچہ'' تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مرکب تمیزی ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

پنج مثقال عنبر بیار۔ پانچ مثقال عنبر لا۔

ترکیب: بیار فعل با فاعل، ''پنج مثقال'' مرکب تعدادی ہو کر ممیّز، ''عنبر'' تمیز، ممیّز اپنی تمیز سے مل کر مرکب تمیزی ہو کر مفعول، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۳) مجرور: بہ ہفتاد فرسنگ رہ رفتہ ایم۔ ہم ستر فرسنگ تک راستہ چلے ہیں۔

ترکیب: ''رفتہ ایم'' فعل با فاعل، ''ب'' حرفِ جر، ''ہفتاد فرسنگ'' مرکب تعدادی ہو کر ممیّز، ''رہ'' تمیز، ممیّز تمیز سے مل کر مرکب تمیزی ہو کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''رفتہ ایم'' فعل با فاعل کے، فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۶) موصول صلہ سے مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

(۱) مبتدا: ہر چہ از دوست می رسد نکوست۔ جو کچھ دوست کی طرف سے پہنچتا ہے اچھا ہے۔

ترکیب: ''ہر چہ'' اسم موصول، ''می رَسَد'' فعل، ضمیر ''او'' مستتر راجع بسوئے موصول فاعل، ''از'' حرفِ جر، ''دوست'' مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے،

فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول اپنے صلہ سے مل کر جملہ موصولہ ہو کر مبتدا، ''نکو'' خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۲) خبر: خدا آنکہ لوح و قلم آفرید۔ وہ خدا جس نے لوح و قلم پیدا کیے۔

ترکیب: ''خدا'' مبتدا، ''آنکہ'' اسم موصول، ''آفرید'' فعل با فاعل، ''لوح و قلم'' مرکب عطفی ہو کر مفعولِ بہ، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر جملہ موصولہ ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۳) فاعل: کرم ورزد آں سر کہ مغزے در وست۔ کرم کرتا ہے وہ سردار جس میں عقل ہوتی ہے۔

ترکیب: ''ورزد'' فعل، آں سر کہ'' اسم موصول، ''مغزے'' مبتدا، ''در'' حرفِ جر، ''او'' ضمیر منفصل راجع بسوئے موصول مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''موجود'' شبہ فعل محذوف کے، ''موجود'' شبہ فعل اپنے متعلق سے مل کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہو کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر فاعل، ''کرم'' مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۴) مفعول: ہر آنچہ کہ می بایدت پیش گیر۔ جو کچھ کہ تجھ کو چاہیے پہلے لے لے۔

ترکیب: ''پیش گیر'' فعل با فاعل، ''ہر آنچہ'' اسم موصول، ''می باید'' فعل با فاعل، ''ت'' مفعول، ''می باید'' فعل با فاعل اپنے مفعول سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر جملہ موصولہ ہو کر مفعولِ بہ، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ سے مل کر جملہ انشائیہ ہوا۔

(۵) مجرور: فروتر نشست از مقامے کہ بود۔ وہ جس مقام پر تھا بہت نیچے بیٹھا۔

ترکیب: ''نشست'' فعل بافاعل، ''از'' حرفِ جر، ''مقامے کہ'' اسم موصول، ''بود'' فعل بافاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ، موصول صلہ سے مل کر جملہ موصولہ ہو کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''نشست'' فعل کے، ''فروتر'' مفعولِ فیہ، فعل اپنے فاعل، مفعولِ فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۷) اسم اشارہ مشارالیہ سے مل کر جزِ جملہ ہوتا ہے۔

(۱) مبتدا: ایں زمانہ است پرفتن۔ یہ پرفتن زمانہ ہے۔

ترکیب: ''ایں'' اسم اشارہ، ''زمانہ'' مشارالیہ، اسم اشارہ اپنے مشارالیہ سے مل کر مبتدا، ''پرفتن'' خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) خبر: مخزنِ علم وعمل ایں شہر است۔ یہ شہر علم وعمل کا مخزن ہے۔

ترکیب: ''مخزن'' مضاف، ''علم وعمل'' مرکب عطفی ہو کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر ترکیب اضافی مستوی ہو کر مبتدا، ''ایں'' اسم اشارہ، ''شہر'' مشارالیہ، اسم اشارہ اپنے مشارالیہ سے مل کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) فاعل: ایں دل نہاد در کف عشقت زِمام را۔ اس دل نے لگام تیرے عشق کے ہاتھ میں رکھی۔

ترکیب: ''نہاد'' فعل، ''ایں دل'' مرکب اشاری ہو کر فاعل، ''زِمام'' مفعولِ بہ، ''را'' علامت مفعول، ''بہ'' حرفِ جر، کف مضاف، ''عشقت'' ترکیب اضافی مستوی ہو

کر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مجرور، جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا ''نہاد'' فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعول اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) مفعول: آں گل خنداں را ببیں ۔اس کھلے ہوئے پھول کو دیکھ۔

ترکیب: ''ببیں'' فعل با فاعل، ''آں'' اسم اشارہ، ''گل خنداں'' ترکیب توصیفی مستوی ہوکر مفعولِ بہ، ''را'' علامت مفعول، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۵) مجرور: دریں اُمید بسر شد دَریغ عمر عزیز۔افسوس پیاری عمر اسی اُمید میں گزر گئی۔

ترکیب: ''شد'' فعل ناقص، ''عمر عزیز'' ترکیب توصیفی مستوی ہوکر اس کا اسم، ''بسر'' خبر، ''در'' حرفِ جر، ''ایں اُمید'' مرکب اشاری ہوکر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، ''دریغ'' کلمۂ حسرت، فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۸) مبین بیان مل کر جزِ جملہ ہوتے ہیں۔

(۱) مبتدا: دِلم کہ کُشتۂ مُژگانِ تست ۔میرا دل کہ تیری پلکوں کا مارا ہوا ہے۔

ترکیب: ''دِلم'' ترکیب اضافی ہوکر مبین، ''کہ'' حرفِ بیانیہ، ''او'' مبتدا محذوف، ''کشتہ'' مضاف، ''مژگانِ تو'' ترکیب اضافی ہوکر مضاف الیہ، مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا محذوف اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر بیان، مبین بیان سے مل کر جملہ بیانیہ ہوا۔

(۲) خبر: آنست جوابش کہ جوابش نہ دہی ۔اس کا جواب یہی ہے کہ تو اس کو جواب نہ دے۔

ترکیب: ''جوابش'' مرکب اضافی ہو کر مبتدا، ''آں'' مبین، ''کہ'' حرفِ بیانیہ، ''نہ دہی'' فعل با فاعل، ''جوابش'' مرکب اضافی ہو کر مفعولِ بہ، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ سے مل کر بیان، مبین بیان سے مل کر خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۳) فاعل: عشق کہ آتش است مارا بسوخت۔ عشق کہ آگ ہے، اس نے ہمیں جلا دیا۔

ترکیب: ''بسوخت'' فعل، ''عشق'' مبین، ''کہ'' حرفِ بیانیہ، ''او'' مبتدا محذوف، ''آتش'' خبر، ''است'' حرفِ ربط، مبتدا اپنی خبر سے مل کر بیان، مبین بیان سے مل کر فاعل، ''ما'' مفعول، ''را'' علامت مفعولِ بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۴) مفعول: شنیدم کہ بگریست سلطانِ روم۔ میں نے سنا کہ روم کا بادشاہ رو پڑا۔

ترکیب: ''شنیدم'' فعل با فاعل، ''ایں'' مبین محذوف، ''کہ'' حرفِ بیانیہ، ''بگریست'' فعل، ''سلطانِ روم'' مرکب اضافی ہو کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر بیان، مبین اپنے بیان سے مل کر مفعولِ بہ، فعل با فاعل اپنے مفعولِ بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۵) مجرور: دریں کہ دہر خراب است کہ ہمیشہ بماند۔ اس زمانہ میں کہ خراب ہے کون ہمیشہ رہتا ہے؟

ترکیب: ''بماند'' فعل، ''کہ'' کدامیہ فاعل، ''ہمیشہ'' مفعولِ فیہ، ''در'' حرفِ جر، ''ایں'' مبین، ''کہ'' حرفِ بیانیہ، ''دہر'' مبتدا، ''خراب'' خبر، ''است'' حرفِ ربط،

مبتدا اپنی خبر سے مل کر بیان، مبین اپنے بیان سے مل کر مجرور، جار مجرور سے مل کر متعلق ہوا فعل کے، فعل اپنے فاعل، مفعولِ فیہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ: اسی طرح بقیہ مرکباتِ ناقصہ مفرد ہی کے حکم میں ہوتے ہیں۔ مثلاً:

(۱) مستثنیٰ منہ اور مستثنیٰ، جیسے: ہمہ مردمانِ قریہ جزِ زید مجتمع اند۔ زید کے سوا پورے گاؤں والے جمع ہیں۔ بضاعت نیاوردم الا اُمید۔ اُمید کے سوا کوئی پونجی نہیں لایا ہوں۔

(۲) مبدل منہ اور بدل، جیسے: خالد بن ولید سیف اللہ است۔ خالد بن ولید اللہ تعالیٰ کی تلوار ہیں۔ حسان برادرِ عفان آمد۔ حسان عفان کا بھائی آیا۔ رُستم اِسفندیار پسرِ گُشتاسپ را کشت۔ رُستم نے گشتاشپ کے بیٹے اِسفندیار کو مار ڈالا۔

(۳) مشبہ اور مشبہ بہ، جیسے: دہد نطفہ را صورتے چوں پری۔ نطفہ کو پری جیسی صورت عطا کرتا ہے۔

(۴) مفسر اور مفسر، جیسے: آں شہر یعنی دہلی قریب است۔ وہ شہر یعنی دہلی قریب ہے۔

(۵) مؤکد اور تاکید، جیسے: حسان مرد است مرد۔ حسان بہادر ہے بہادر۔

(۶) معطوفِ مبین اور عطف بیان، جیسے: جہاں دیدہ فردوسیؒ نیک نام۔ تجربہ کار نیک نام فردوسیؒ۔

(۷) ذوالحال اور حال، جیسے: زید پا کوباں می آید۔ زید پاؤں کوٹتا ہوا آتا ہے۔

فائدہ: یہ سب بحکم مفرد جزِ جملہ ہوتے ہیں، اگرچہ یہ سب کم آتے ہیں۔

مشکل مثالوں کا ترجمہ

شمار	مثال	ترجمہ	عنوان	صفحہ
١	جوانِ سبزہ آغاز	نئی ڈاڑھی اُگا ہوا جوان	تمثیلاتِ فائدہ	١٩
٢	زَنانِ خوش گلو	اچھے گلے والی عورتیں	،،	١٩
٣	کنیزانِ خوش رو	اچھے چہرے والی باندیاں	،،	١٩
٤	غلامانِ پاکیزہ خو	اچھی عادت والے غلام	،،	١٩
٥	خداوندِ بخشندۂ دست گیر	بخشنے والا مدد کرنے والا آقا	،،	١٩
٦	کریمِ خطا بخش پوزِش پذیر	گناہوں کو بخشنے والا عذر کو قبول کرنے والا کریم	،،	١٩
٧	محبوبِ خوش ادا شیریں رفتار تلخ گفتار	اچھی ادا والا میٹھی چال والا کڑوی بات کرنے والا محبوب	،،	١٩
٨	زَرگر	سُنار	مثال مرکب بہ اسم و حرف معنوی	٢٠
٩	آہنیں	لوہے کی طرف نسبت	،،	٢٠
١٠	شاہ وار	بادشاہت کے لائق	،،	٢٠
١١	آسمان	چکی کے مانند	،،	٢٠
١٢	ساربان	اونٹ والا	،،	٢٠
١٣	ہم رِکاب	ہم سفر	،،	٢٠

۱۴	نمک سار	نمک کی کان	،،	۲۰
۱۵	کِشت کار	کاشتکار	تمثیلاتِ مرکب امتزاجی	۲۰
۱۶	دِل دار	دِل رکھنے والا	،،	۲۰
۱۷	بار کش	بوجھ اُٹھانے والا	،،	۲۰
۱۸	دِل خواہ	دل سے چاہا ہوا	،،	۲۰
۱۹	خون ریز	خون گرنے کی جگہ	،،	۲۰
۲۰	آب ریز	پانی گرنے کی جگہ	،،	۲۰
۲۱	کارگزار	نوکر	،،	۲۰
۲۲	سر بند	سر باندھنے کا آلہ یعنی عِمامہ	،،	۲۰
۲۳	کف گیر	ہاتھ سے پکڑنے کا آلہ یعنی چمٹا	،،	۲۰
۲۴	گویا	بولنے والا	،،	۲۰
۲۵	شِکیبا	صبر کرنے والا	،،	۲۰
۲۶	خوراک	غذا	،،	۲۰
۲۷	سیمیں	چاندی کا (منسوب بہ سیم)	،،	۲۰
۲۸	زَریں	سنہری (منسوب بہ زر)	،،	۲۰
۲۹	گوش وار	سننے کے لائق	،،	۲۰
۳۰	خروار	گدھے کے لائق، گدھے کا بوجھ	،،	۲۰
۳۱	مہماں	چاند کے مانند	،،	۲۰

٣٢	شادماں	خوش وخرم	،،	٢٠
٣٣	فیل باں	ہاتھی والا	،،	٢٠
٣٤	کوچ باں	قافلہ کی حفاظت کرنے والا	،،	٢٠
٣٥	ہم راز	رازدار	،،	٢٠
٣٦	خشم گیں	غُصیلا	،،	٢٠
٣٧	سنگ سار	پتھریلی جگہ	،،	٢٠
٣٨	شاخ سار	شاخوں کی جگہ	،،	٢٠
٣٩	یک جریب زمین	ایک ناپ زمین	تمثیلاتِ تعدادی	٢١
٤٠	دوفنجان چائے	دوپیالی چائے	،،	٢١
٤١	آنکہ خواندہ بود	وہ شخص جس نے پڑھا تھا	تمثیلاتِ موصولی	٢٢
٤٢	ہرآنکہ نشستہ است	جوشخص کہ بیٹھا ہے	،،	٢٢
٤٣	کسانے کہ زیں راہ برگشتہ اند	جولوگ کہ اس راستہ سے پھر گئے ہیں	،،	٢٢
٤٤	آنانکہ خاک رابہ نظر کیمیا کنند	جولوگ کہ مٹی کونظر سے کیمیا بناتے ہیں	،،	٢٢
٤٥	توکہ بادشماں نظر داری	توکہ دشمنوں پرنظر رکھتا ہے	ترکیب بیانی	٢٢
٤٦	من کہ احمد بن محمودم	میں کہ احمد بن محمود ہوں	،،	٢٢
٤٧	زید بگذشت یعنی بمرد	زید گزرگیا یعنی مرگیا	مرکب تفسیری	٢٢
٤٨	باغ می خندد یعنی می شگفد	باغ ہنستا ہے یعنی کِھلتا ہے	،،	٢٢

۴۹	ابر می گرید یعنی می بارد	بادل روتا ہے یعنی برستا ہے	،،	۲۲
۵۰	حمید پایش بلغزید	حمید اس کا پاؤں پھسل گیا	تمثیلاتِ بدلی	۲۴
۵۱	علی پنجہ اس آہنیں است	علی اس کا پنجہ لوہے جیسا ہے	،،	۲۴
۵۲	وسیم خطش پاکیزہ است	وسیم اس کا خط صاف ستھرا ہے	،،	۲۴
۵۳	احمد نے نے محمود را خوانم	احمد نہیں نہیں محمود کو بلاتا ہوں	،،	۲۴
۵۴	قلمم بشکست نے نے دواتم	میرا قلم ٹوٹ گیا نہیں نہیں دوات	،،	۲۴
۵۵	لسان الغیب حافظ شیرازی	غیب کی زبان حافظ شیرازی	مرکب عطف بیانی	۲۴
۵٦	مصلح اعظم سعدی شیرازیؒ	سب سے بڑے مصلح سعدی شیرازیؒ	،،	۲۴
۵۷	صاحب قران شاہ جہاں	خوش قسمت بادشاہ شاہ جہاں	،،	۲۴
۵۸	شہنشاہِ عالم گیرؒ	بادشاہوں کا بادشاہ اورنگ زیبؒ	،،	۲۴
۵۹	خرابی و بدنامی آید ز جور	خرابی و بدنامی ظلم سے آتی ہے	تمثیلاتِ عطفی	۲۵
٦۰	یارب ہمہ خلق را بمقصود برساں	اے اللہ پوری مخلوق کو منزلِ مقصود تک پہنچا	مرکب تاکیدی	۲۵
٦۱	محمود خراماں می رفت	محمود ٹہلتا ہوا جاتا تھا	مرکب حالی	۲۵
٦۲	عمر بکر را گریاں می زد	عمر بکر کو روتا ہوا مارتا تھا	،،	۲۵
٦۳	کلیم سلیم را کشاں کشاں می آرد	کلیم سلیم کو کھینچتے ہوئے لاتا ہے	،،	۲۵

٦٤	نِہَد لعل و فیروزہ در صلبِ سنگ	اللہ پتھر کی پشت سے لعل و فیروزہ پیدا کرتا ہے	مرکب عطفی	٢٥
٦٥	عفان ہمچوں گل شگفتہ می آید	عفان کھلے ہوئے پھول کی طرح آتا ہے	تمثیلاتِ تشبیہی	٢٧
٦٦	حسان در طاقت چوں رُستم است	حسان طاقت میں رُستم کے مانند ہے	،،	٢٧
٦٧	عفان مثل اِسفَنْد یار روئیں تن است	عفان اسفندیار کے مانند پیتل کے بدن والا ہے	،،	٢٧
٦٨	زلفش چوں سُنبُل پیچ دار	اس کی زلف سنبل کی طرح پیچ دار ہے	،،	٢٧
٦٩	بجز آب ہیچ نہ نوشیدم	میں نے سوائے پانی کے کچھ نہیں پیا	مرکب استثنائی	٢٧
٧٠	غذاہا خوردم مگر دوائے نے	میں نے غذا کھائیں مگر دوا نہیں	،،	٢٧
٧١	سوائے خرما بادامہا و کشمشہا یافتم	کھجور کے سوا میں نے بادام اور کشمش پائیں	،،	٢٧
٧٢	مَردَک آمدہ بود	حقیر مرد آیا تھا	تمثیلاتِ تصغیری	٢٧
٧٣	دخترک کجا رفت؟	(پیاری) چھوٹی بیٹی کہاں گئی؟	،،	٢٧
٧٤	مامک دیرینہ روز می آید	پیاری بوڑھی ماں روزانہ آتی ہے	،،	٢٧
٧٥	مَردے می نُماید	کوئی مرد دِکھائی دیتا ہے	تمثیلاتِ تنکیری	٢٧
٧٦	دُزدے باشد	کوئی چور ہوگا	،،	٢٧
٧٧	باکے ندارد	کوئی خوف نہیں ہے	،،	٢٧

۷۸	ہماں کس است	وہی شخص ہے	تمثیلاتِ تعریفی	۲۷
۷۹	روشنی از چشم نابینا مجوئے	اندھے کی آنکھ سے روشنی مت ڈھونڈھ	تمثیلاتِ جاری	۲۷
۸۰	بعہدِ تو بینم آرامِ خلق	میں تیرے زمانے میں مخلوق کا آرام دیکھتا ہوں	،،	۲۷
۸۱	گلزارِ جناں	جنت کے باغ	امتحان	
۸۲	زنجیرِ زُلف	زنجیر جیسی زلف	امتحان	۲۸
۸۳	ماہِ تاباں	چمکتا ہوا چاند	،،	۲۸
۸۴	رُخسارِ جاناں	محبوب کے گال	،،	۲۸
۸۵	عاشق دل گیر	رنجیدہ عاشق	،،	۲۸
۸۶	نقوشِ روشن	روشن نقوش	،،	۲۸
۸۷	محبوبِ دل جوئے رعنا	خوبصورت تسلی دینے والا محبوب	،،	۲۸
۸۸	کاج ترا بدیدمے	کاش میں تجھ کو دیکھتا	تمثیلاتِ جملہ انشائیہ	۳۱
۸۹	قیمتش دہ روپیہ می دہم	اس کی قیمت میں دس روپیہ دیتا ہوں	،،	۳۱
۹۰	در طفلی ادب بیاموز تا در جوانی معزز باشی	بچپن میں ادب سیکھ تا کہ تو جوانی میں باعزت رہے	،،	۳۱
۹۱	حقا کہ ترا می زنم	اللہ کی قسم میں تجھ کو ماروں گا	،،	۳۱

۹۲	سبحان اللہ حسان است مردِ دلاور	سبحان اللہ حسان کیا ہی بہادر مرد ہے	،،	۳۱
۹۳	بخدا رویش نہ بینم	اللہ کی قسم میں اس کا چہرہ نہیں دیکھوں گا	،،	۳۱
۹۴	کاش دِلم بدَستم بودے	کاش میرا دل میرے ہاتھ میں ہوتا	،،	۳۱
۹۵	کسبِ کمال کن کہ عزیز جہاں شوی	کمال حاصل کرتا کہ تو دنیا کا پیارا ہو جائے	،،	۳۱
۹۶	عمر چہ مردے ست	عمر کیا ہی بہادر مرد ہے	،،	۳۱
۹۷	خداوندِ عالم جہاں آفریں	دنیا کو پیدا کرنے والا خدا	تمثیلاتِ جملہ اسمیہ	۳۳
۹۸	اموالِ دنیا کم بقا است	دنیا کا مال کم باقی رہنے والا ہے	،،	۳۳
۹۹	ہمہ خرابیہا ظاہر ست	تمام خرابیاں ظاہر ہیں	،،	۳۳
۱۰۰	قمری طائر ست	قمری پرندہ ہے	،،	۳۳
۱۰۱	اسپ برق است	گھوڑا تیز رفتار ہے	،،	۳۳
۱۰۲	ضریرے بصیر گشت	اَندھا بینا ہو گیا	تمثیلاتِ جملہ فعلیہ خبریہ	۳۴
۱۰۳	ابر بود	بادل تھا	،،	۳۴
۱۰۴	کوسِ رحلت بکوفت دست اجل	موت (کے ہاتھ) نے کوچ کا نقارہ بجا دیا	،،	۳۴
۱۰۵	پسر عمر مُہندِس است	عمر کا بیٹا انجینئر ہے	،،	۳۵

۱۰۶	ترا من خردمند پنداشتم بر اسرارِ مُلکت امیں داشتم	میں نے تجھ کو عقل مند سمجھا حکومت کے بھیدوں کا امین سمجھا تھا	افعالِ قلوب	۳۵
۱۰۷	ما زِ یاراں چشم نیکی داشتیم خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم	ہم نے دوستوں سے نیکی کی امید رکھی، خود غلط تھا جو کچھ ہم نے سمجھا	،،	۳۵
۱۰۸	کامل کلیم را گلیم سپرد	کامل نے کلیم کو گدڑی سپرد کی	تمثیلاتِ فعل متعدی	۳۵
۱۰۹	صادق طارق را سارق فہمیدہ بود	صادق نے طارق کو چور سمجھا تھا	،،	۳۵
۱۱۰	من او را سخن فہم می دانم	میں اس کو بات سمجھنے والا سمجھتا ہوں	،،	۳۵
۱۱۱	دانستہ بودم خوئے تو	میں نے تیری عادت جان لی تھی	،،	۳۵
۱۱۲	من سوختم و ترا سوختم	میں جلا اور تجھے جلایا	،،	۳۵
۱۱۳	دیدہ بودم روئے تو	میں نے تیرا چہرہ دیکھا تھا	،،	۳۵
۱۱۴	ہر چہ آموختم ترا آموختم	جو کچھ میں نے سیکھا تجھے سکھایا	،،	۳۶
۱۱۵	از تو پیوستم ترا پیوستم	میں تجھ سے ملا اور تجھ کو ملایا	،،	۳۶
۱۱۶	ہمہ گاوانِ دہ کشت می چرند	گاؤں کی تمام گائیں کھیت چرتی ہیں	تمثیلاتِ فاعل مُضمر	۳۷
۱۱۷	گوسپندانِ شما کشتم چرید	تمہاری بکریوں نے میرا کھیت چرلیا	،،	۳۷
۱۱۸	طائفۂ شریفانِ ہند در مسجد نشستہ است	ہندوستان کے شریفوں کی جماعت مسجد میں بیٹھی ہے	،،	۳۷

۱۱۹	اگر ایں طائفہ ہم بریں نسق روزگارے مداومت نُماید	اگر اِس گروہ نے ایک مدت تک اسی طرح مداومت اختیار کی	،،	۳۸
۱۲۰	سخنہا درمیاں آمد	باتیں درمیان میں آ گئیں	،،	۳۸
۱۲۱	گفتہ اند قولِ مرداں جان دارد	کہتے ہیں بہادروں کی بات جان رکھتی ہے	مضمر حاشیہ	۳۷
۱۲۲	پئے مشورت مجلس آراستند نشستند وگفتند و برخاستند	مشورہ کے بعد مجلس آراستہ کی بیٹھے، باتیں کی اور اُٹھ گئے	حاشیہ	۳۷
۱۲۳	آوردہ اند سپاہِ دشمن بسیار بود	کہتے ہیں دشمن کے سپاہی زیادہ تھے	،،	۳۷
۱۲۴	مجنوں لیلیٰ رادوست می داشت	مجنون لیلیٰ کو دوست رکھتا تھا	،،	۳۷
۱۲۵	من خورم یا تو	میں کھاؤں یا تو	تمثیلاتِ فائدہ	۳۸
۱۲۶	شمانوشید یا ما	تم پیتے ہو یا ہم	،،	۳۸
۱۲۷	مرد ماں گرفتہ شدہ اند	لوگ پکڑے گئے ہیں	تمثیلاتِ مفعول مالم یسم فاعلہ	۳۹
۱۲۸	کتاب نوشتہ می شود	کتاب لکھی جاتی ہے	،،	۳۹
۱۲۹	کاغذ ساختہ می شود	کاغذ بنایا جاتا ہے	،،	۳۹
۱۳۰	سخن گفتہ می شود مگر فہمیدہ نمی شود	بات کہی جاتی ہے مگر سمجھی نہیں جاتی	،،	۳۹

۱۳۱	بسیار کارہا کردہ می شود مگر پذیرفتہ نمی شود	بہت سے کام کیے جاتے ہیں مگر قبول (پسند) نہیں کیے جاتے	،،	۳۹
۱۳۲	ماشینے ساختہ می شود کہ کارہا کردہ می شود	مشین بنائی جاتی ہے اور بہت کام کیے جاتے ہیں	،،	۳۹
۱۳۳	اسپش را فروختہ ام	اس کے گھوڑے کو میں نے بیچ دیا ہے	تمثیلاتِ مفعول بہ	۳۹
۱۳۴	مَردی زمَرداں نشاید نہفت	بہادری بہادروں سے نہیں چھپانی چاہیے	،،	۳۹
۱۳۵	بہ چہ کار آیدت زگل طبقے ازگلستانِ من ببَر ورقے	تجھے پھولوں کا ایک طبق کیا کام آئے گا؟ میرے باغ سے ایک ورق لے جا۔	،،	۳۹
۱۳۶	ایں بگو کہ منال	تو یہ کہہ کہ مت رو	،،	۳۹
۱۳۷	دِلم نمی خواہد کہ در بازار سیر کنم	میرا دل نہیں چاہتا ہے کہ بازار میں سیر کروں	،،	۳۹
۱۳۸	بجانِ تو چناں نہ کردم	تیری جان کی قسم میں نے ایسا نہیں کیا	تمثیلاتِ فائدہ	۴۱
۱۳۹	بنامِ جہاں دار جاں آفریں	شروع کرتا ہوں دنیا کے نگہبان اور جان پیدا کرنے والے کے نام سے	،،	۴۱
۱۴۰	کریما کرم کن	اے کریم کرم کر	،،	۴۱

نمبر	فارسی	اردو		
۱۴۱	وا عمرا کجائی ؟	ہائے عمر تو کہاں ہے؟	،،	۴۱
۱۴۲	دُزد دُزد ہُشیار باش	چور چور ہوشیار رہ	،،	۴۱
۱۴۳	بخندید خندیدنِ نوبہار	وہ ہنسا نوبہار کی طرح ہنسنا	تمثیلاتِ مفعول مطلق	۴۲
۱۴۴	زید دویدنِ اسپ می دود	زید گھوڑے کا دوڑنا دوڑتا ہے	،،	۴۲
۱۴۵	دَہ صحبت با تو نشستم امّا یک صحبت ہم مؤثر نہ شد	میں تیرے ساتھ دس صحبت بیٹھا لیکن ایک بھی صحبت کارگر نہ ہوئی	،،	۴۲
۱۴۶	بجوشید جوشیدنِ اہرمن	وہ جوش میں آیا اہرمن کی طرح جوش میں آنا	،،	۴۲
۱۴۷	خواہم زد چنانکہ باید زد	میں ماروں گا جیسا کہ مارنا چاہیے	،،	۴۲
۱۴۸	وے امسال پیوست با ما وِصال	وہ اس سال ملا ہمارے ساتھ ملنا	،،	۴۲
۱۴۹	در کاشانۂ من بیائید	میرے محل میں آیئے	تمثیلاتِ ظرفِ مکان و زمان	۴۲
۱۵۰	زیر و بالا دیدہ برو	اوپر نیچے دیکھ کر چل	،،	۴۲
۱۵۱	بجانب راست قریب من بنشیں	داہنی جانب میرے قریب بیٹھ	،،	۴۲
۱۵۲	پیرامون خانۂ من مگرد	میرے گھر کے اِردگرد مت گھوم	،،	۴۲
۱۵۳	ماہ بماہ وظیفہ یافتہ می شود	مہینے مہینے (ہر مہینے) وظیفہ ملتا ہے	،،	۴۳

۱۵۴	دیر گاہ شد کہ ترا ندیدم	بہت دیر ہوگئی کہ میں نے تجھ کو نہیں دیکھا	،،	۴۳
۱۵۵	پیوستہ نزدِ تو می مانم	میں ہمیشہ تیرے پاس رہتا ہوں	،،	۴۳
۱۵۶	مُدام از و گریزانم	میں ہمیشہ اس سے بھاگتا ہوں	،،	۴۳
۱۵۷	تکلفاً تنبول خوردم	میں نے تکلفاً پان کھایا	تمثیلاتِ مفعول لہٗ	۴۳
۱۵۸	مذاقاً چنیں گفتم	میں نے مذاقاً ایسا کہا	،،	۴۳
۱۵۹	تفریحاً بیروں روم	میں تفریحاً باہر جاتا ہوں	،،	۴۳
۱۶۰	عقلاً محال پندارم	میں عقلاً محال سمجھتا ہوں	،،	۴۳
۱۶۱	نقلاً بثبوت پیوست	نقلاً ثبوت کے درجہ کو پہنچ گیا	،،	۴۳
۱۶۲	حکماً می گویم	میں بطورِ حکم کہتا ہوں	،،	۴۳
۱۶۳	قولاً و عملاً ثابت کردہ ام	میں نے قول و عمل سے ثابت کیا ہے	،،	۴۳
۱۶۴	ساجد و ماجد غضبناک شدہ یک دیگرے را می زدند	ساجد اور ماجد غضبناک ہو کر ایک دوسرے کو مارتے تھے	تمثیلاتِ حال	۴۴
۱۶۵	خالد شاداں گل خنداں می چیند	خالد خوش ہو کر کِھلا ہوا پھول چنتا ہے	،،	۴۴
۱۶۶	غنچۂ ناشگفتہ مچیں	نہ کھلی ہوئی کلی مت چن	،،	۴۴

۴۴	،،	حسان نے تلوار ہاتھ میں لے کر لشکر کے قلب پر حملہ کیا اور چند غصہ سے بھرے ہوئے بہادروں کو مارڈالا	حسان شمشیر بکف بر قلب لشکر زد و تنے چند مردانِ برہم شدہ را بکشت	۱۶۷
۴۵	تمثیلاتِ جار ومجرور	سعید اچھی کتابت میں ماہر ہے	سعید در خوش نویسی کامل است	۱۶۸
۴۵	،،	تیرا بھائی سخاوت میں حاتم کی طرح ہے	برادرِ تو در سخاوت ہمچوں حاتم است	۱۶۹
۴۵	،،	دنیا میں کسی کو کسی سے بھلائی کی امید نہیں ہے	در دُنیا کسے را از کسے امیدِ بہبودی نیست	۱۷۰
۴۵	،،	نہ رہنے والی حکومت پر بھروسہ مت کر	مکن بر تکیہ بر ملکِ ناپائدار	۱۷۱
۴۵	تمثیلاتِ منادیٰ ندا	اگر سویا تو مرگیا	اگر خفتی مُردی	۱۷۲
۴۵	،،	اگر کام کرے گا تو کامیابی پائے گا	اگر کار کنی مُزد یابی	۱۷۳
۴۵	،،	اگر چلے گا تو جان سلامتی سے بچالے جائے گا	اگر رفتی جاں بسلامت بردی	۱۷۴
۴۵	،،	اللہ کی قسم میں تجھے ماروں گا	حقاً کہ ترا خواہم زد	۱۷۵
۴۸	مفید جملوں کی تمثیلات	علم ایک مقفّل خزانہ ہے	علم خزانہ است مقفل	۱۷۶

۱۷۷	دوست من - خدایش بیامرزد - خوب بود	میرا دوست - اللہ اس کو بخش دے - بہت اچھا تھا۔	جملہ معترضہ	۴۸
۱۷۸	اگر زیر دستے بیفتد چہ خواست	اگر کمزور تواضع کرے تو کیا ہوا	شرط و جزا	۴۸
۱۷۹	گر ناسزائے را کہ بینی بختیار (اطاعت کن)	اگر تو کسی نالائق کو نصیبہ ور دیکھے تو (اطاعت کر)	جزا محذوف	۴۸
۱۸۰	بمردی کہ دست از تعنت بدار	انسانیت کی قسم ہاتھ عیب جوئی سے اٹھالے	جملہ قسمیہ	۴۸
۱۸۱	براہِ تکلف مرو سعدیا	اے سعدی تو تکلف کے راستے پر مت چل	جملہ ندائیہ	۴۸
۱۸۲	(اے) صالحاں خوردہ مگیرید کہ ما زندہ ایم	(اے) نیک لوگو! غیبت مت کرو کیوں کہ ہم زندہ ہیں	حرفِ ندا کے حذف کی مثال	۴۸
۱۸۳	اے (شاہ) تاجِ دولت بر سرت از ابتدا تا انتہا	اے (بادشاہ) دولت کا تاج تیرے سر پر ابتدا سے انتہا تک رہے	منادی محذوف کی مثال	۴۸
۱۸۴	خدایا امیدے کہ داریم بر آر	اے اللہ جو اُمید کہ ہم رکھتے ہیں پوری فرما	جملہ دُعائیہ	۴۸
۱۸۵	حرص بگذار و پادشاہی کن	لالچ چھوڑ اور بادشاہی کر	جملہ معطوفہ	۴۸
۱۸۶	کریما بہ بخشائے بر حالِ ما کہ ہستم اسیر کمندِ ہوا	اے کریم ہمارے حال پر رحم فرما، اس لیے کہ میں خواہش کے جال کا قیدی ہوں	جملہ معللہ	۴۸

۱۸۷	تو عالم و عالم شود محترم لہٰذا بگویم ترا محترم	تو عالم ہے اور عالم محترم ہوتا ہے، لہٰذا میں تجھے محترم کہتا ہوں	جملہ منتجہ	۴۸
۱۸۸	شنیدم کہ حسان بہ عفان گفت	میں نے سنا کہ حسان نے عفان سے کہا	جملہ مبینہ	۴۸
۱۸۹	سزد گر بدورش بنازم چناں کہ سید بدورانِ نوشیرواں	اگر میں اس کے زمانے پر ناز کروں تو مناسب ہے، جیسا کہ آپ ﷺ نے نوشیرواں کے زمانے پر ناز کیا تھا	جملہ تمثیلیہ	۴۹
۱۹۰	ندانی کہ من مرغِ دامت نیم	کیا تو نہیں جانتا کہ میں تیری جال کا قیدی نہیں ہوں	استفہام اقراری	۴۹
۱۹۱	کجا شرع با عقل فتوی دہد	شریعت کب عقل کے مطابق فتوی دیتی ہے	استفہام انکاری	۴۹

☆......☆......☆

﴿قواعد کلیہ وفوائد جزئیہ﴾

(۱) فائدہ: ویسے تو نسبت کے لیے ''ی'' اور ''ین'' دونوں آتے ہیں، مگر ''ین'' میں تشبیہ بھی ملحوظ ہوتی ہے، جیسے: دیو بندی، آہنیں۔

(۲) فائدہ: مضاف الیہ اگر معرفہ ہے تو مضاف بھی معرفہ ہو جائے گا، ورنہ خصوصیت پیدا ہو جائے گی۔ جیسے: غلامِ زن۔

(۳) فائدہ: ہَست اصل میں ایست، نیست اصل میں نہ ایست، کیست اصل میں کہ ایست، چیست اصل میں چہ ایست، نوشیرواں اصل میں نوشیں رَواں، بغدادا اصل میں باغِ داد، داوَرا اصل میں دادوَر، نظارہ اصل میں نَظّارہ، گُنجشک اصل میں گُنجِشک، دیباچہ اصل میں دیباجہ، غُنچہ اصل میں غُنجہ، تنور اصل میں تنّور، ہَم اصل میں ہَم، زَقوم اصل میں زَقّوم، حِنا اصل میں حِنّا تھے۔

(۴) فائدہ: فارسی میں تابع مہمل آتا ہے۔ جیسے: شَب وتَب، مال وتال، وغیرہ۔

(۵) فائدہ: کبھی ایک ہی لفظ دو متضاد معنی کے لیے آتا ہے۔ جیسے: فَراز، بندوکُشادہ۔

(۶) فائدہ: کبھی ایک ہی لفظ واحد وجمع دونوں آتا ہے۔ جیسے: مَردُم، دُشمَن۔

(۷) فائدہ: قبلیت زمانی ومکانی کے لیے ''پیش'' اور بعدیتِ زمانی ومکانی کے لیے ''پَس'' استعمال کرتے ہیں۔ جیسے: پیش آوردن، پیش داشتن۔ پس رفتن، پس نشستن۔

(۱) قاعدہ: حرف شرط کے بعد جب ''چہ'' آئے گا تو استثناء لازم ہوگا۔

لفظی کی مثال: گرچہ جہاں جملہ بدیدی چو روز = لیک جہاں دیدہ نہ گشتی ہَنوز۔

تقدیری کی مثال: اگرچہ پیشِ خردمند خامُشی ادب است = بوقتِ مصلحت آں بہ کہ درسُخَن کوشی۔

(۲) قاعدہ: کبھی تخفیف کے لیے ''دال'' درمیان سے نکال دیتے ہیں۔ جیسے: شاد باش سے شاباش۔

(۳) قاعدہ: کبھی آخر میں ''دال'' زائد ہوتی ہے۔ جیسے: ہُرمُز سے ہُرمُزد۔ نارون سے ناروند۔

(۴) قاعدہ: جس کلمہ کے آخر میں ہائے مختفی ہو اس کے بعد ''است'' کے الف کا لکھنا اور پڑھنا ضروری ہے۔ جیسے: زید رفتہ است۔ اور جس کلمہ کے آخر میں ہائے مختفی نہ ہو اس کے بعد ''است'' کے ''الف'' کا لکھنا جائز ہے، البتہ پڑھنا جائز نہیں۔

اور ''است'' کے علاوہ باقی، اند، ای، اید، اَم، ایم، کے الف کو پڑھنا اور لکھنا دونوں جائز نہیں۔ جیسے: مرد مانند، امیدوارِ انصافم۔

(۵) قاعدہ: ''ک'' کا خاصہ ہے کہ جب حرفِ ندا اور اسم اشارہ پر آتا ہے تو اس کے ''الف'' کو تلفظ سے ساقط کر دیتا ہے اور ضمیر پر تلفظ و کتابت دونوں سے ساقط کر دیتا ہے۔ جیسے: کاے۔ کایں۔ کو۔

(٦) قاعدہ: بائے زائدہ نونِ نافیہ پر مقدم رہے گی، شاذ کا اعتبار نہیں۔

(۷) قاعدہ: ''ہائے وصلی'' چار جگہ (چہ، سہ، کہ، نہ) کے سوا ماقبل کے فتحہ کے اظہار کے لیے آتی ہے۔

(۸) قاعدہ: لفظ ''بے نافیہ'' ہمیشہ اسم پر آتا ہے، کبھی نفی کا فائدہ دیتا ہے، کبھی اس اسم کو اسم صفت بنا دیتا ہے۔ جیسے: بے مہمان طعام نمی خورَم، احمد بے شُعور ست۔

لفظ ''بے'' اور ''نا'' میں فرق یہ ہے کہ ''بے'' اسم ذات پر آتا ہے۔ جیسے: بے

علم، بےشعور وغیرہ۔ اور ''نا'' اسم صفت پر آتا ہے۔ جیسے: نابالغ۔

فائدہ: بہت سے الفاظ اس قاعدے کے خلاف بھی آتے ہیں۔ جیسے: نا امید، نا مراد، نا کام۔

(۹) قاعدہ: ابوالہوس کو بوالہوس اور صحراء و استغناء کو بغیر ہمزہ کے صحرا و استغنا لکھنا درست ہے۔

(۱۰) قاعدہ: عربی کا ''الف ممدودہ'' جیسے: ضعفاء، غرباء کی ہمزہ کو اضافت وصفت کے وقت یائے مجہول سے بدلنا جائز ہے۔ جیسے: ضعفائے تُرک۔ غربائے ہند۔

(۱۱) قاعدہ: عربی کی ''تائے مُدَوَّرہ (ۃ)'' مصدر مفاعلہ اور وہ مصدر جو صفت کے معنیٰ میں ہو اس کے علاوہ فارسی میں دراز لکھی جاتی ہے۔ جیسے: مُعاملہ کو مُعامَلَت۔ مجادلہ کو مُجادَلَت۔ زیادہ کو زیادَت۔ اسی طرح محبت، سعادت، وغیرہ۔ مگر جہاں جمع سے التباس ہو وہاں مدوّر ہی لکھیں گے۔ جیسے: صلوٰۃ کی جمع صلواۃ۔

(۱۲) قاعدہ: عربی کے دو کلموں کو جب کہ پہلا کلمہ حرف ہو تو ملا کر لکھیں گے۔ جیسے: علیحدہ۔ ورنہ جدا لکھیں گے۔ جیسے: ان شاء اللہ، حق تعالیٰ۔

(۱۳) قاعدہ: عربی کے الف مقصورہ کو اور جن مصادر کے آخر میں یائے معروف ہو تو اس کو ''الف'' کے ساتھ لکھنا جائز ہے۔ جیسے: ''ماجریٰ'' و ''تمنیٰ'' کو ماجرا اور تمنا۔

(۱۴) قاعدہ: ''ن'' اور ''ب'' اگر کسی کلمہ میں متصل آجائیں اور شروع میں نہ ہوں تو میم مشدد یا مخفف سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے کَمبلی کو کملی۔ انبلی کو املی۔ دُنبَل کو دُمَّل۔

(۱۵) قاعدہ: عربی کے مشدد کو مخفف اور فارسی کے مخفف کو مشدد کرنا جائز ہے۔ جیسے:

خاص و عام ۔نُبَرَّ د ۔نَدَرَّ دو غیرہ۔

(۱۶) قاعدہ: فارسی میں ''الف ممدودہ'' بھی الف مقصورہ کی طرح شروع میں زائد ہوتی ہے۔جیسے: آہنگ، ہَنگ ۔آ ژَخ، ژَخ۔آ زنگ، زَ نگ ۔آ شنا، شَنا۔

(۱۷) قاعدہ: فارسی میں اِشباع شروع و درمیان میں بھی ہوتا ہے ۔ جیسے: افتادہ، اوفتادہ۔آتش، آتیش ۔اچار، آچار۔اَمادہ، آمادہ۔

(۱۸) قاعدہ: جس طرح اشباع میں حرف ظاہر کر دیتے ہیں اسی طرح امالہ میں بھی یائے مجہول الف کی جگہ ظاہر کر دیتے ہیں۔جیسے: حساب، حسیب ۔رِکاب، رکیب۔

(۱۹) قاعدہ: عربی مصادر کی فارسی بنانا اگر چہ اچھا نہیں، لیکن جو شائع ہو گئے ہیں اور کثرتِ استعمال سے گراں نہیں معلوم ہوتے ان کا استعمال درست ہے۔ جیسے: طلبیدن ۔فہمیدن وغیرہ۔ اور دوسرے الفاظ کو ایسا کرنا درست نہیں۔ جیسے: عِلمیدن، سَمعیدن وغیرہ۔اسی طرح دیریدن، چراغیدن وغیرہ، لیکن ظرفاً خوش طبعی کے لیے لے آتے ہیں۔

(۲۰) قاعدہ: جب دو کلموں کے اول و آخر میں ہم جنس حروف یا قریب المخرج آجائیں تو پہلے کو حذف کر دیتے ہیں۔جیسے: سپید دیو سے سپیدیو، نیم من سے نیمن ، بدتر سے بتَّر۔ اوراسی طرح یک گانہ سے یگانہ، شرم مندہ سے شرمندہ۔

کبھی ادغام کر کے مشدد کر دیتے ہیں۔جیسے: شب پر سے شَپَّر ۔فَر رُخ سے فَرُّخ ۔اسی طرح شب برات شُبرات، وغیرہ۔